(DRAFT) مسوّدہ

مسلسل اور جامع اندازۂ قدر کے لیے مثالی مواد (اردو)

ابتدائی سطح (I-V)

اور

اعلیٰ ابتدائی سطح (VI-VIII) کے لیے

EXEMPLAR MATERIAL

ON

CONTINUOUS AND COMPREHENSIVE EVALUATION

IN

URDU

Primary Level (I-V)

&

Upper Primary Level (VI-VIII)

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

National Council Of Educational Research And Training

پیکیج کے بارے میں (About the Package)

این سی ای آر ٹی کو ایم ایچ آر ڈی نے یہ کام تفویض کیا ہے کہ وہ تمام نصابی شعبوں میں 'مسلسل اور جامع اندازۂ قدر' (سی سی ای) سے متعلق ابتدائی اور اعلیٰ ابتدائی سطح کے لیے مثالی نمونے کی کتاب تیار کریں۔ اس کتاب کے مسودے کو تیار کرنے کے لیے بیرونی ماہرینِ تعلیم اور این سی ای آر ٹی کے اساتذہ کی کئی میٹنگیں اور ورکشاپ منعقد کی گئیں۔ تیار خاکے کی کتاب کو اساتذہ نیز اس پیکیج کی تیاری میں شریک ارکان اسکولوں میں پہنچ کر جانچ کر رہے ہیں۔ سی سی ای کے لیے مثالی کتاب تیار کرنے کا خیال اس لیے آیا ہے تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ اس سے متعلق فراہم کردہ نمونوں کو اساتذہ کس طرح موثر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ پیکیج کا مرکز توجہ اس پر عمل کرنے والوں کو یہ سہولت فراہم کرنا ہوگا کہ وہ سی سی ای کے مختلف پہلوؤں پر عمل کرتے ہوئے سی سی ای کو کمرہ یا جماعت میں بامعنی طریقے سے نافذ کر سکیں۔ مثال کے طور پر تدریس وآموزش کے عمل کے دوران جائزہ کیسے لیا جائے، یونٹ/موضوع/باب کی تکمیل کے بعد جائزہ کس طرح لیا جائے، بچّے کی پیش رفت کی رپورٹ کس طرح کی جائے وغیرہ۔ ابتدائی اور اعلیٰ ابتدائی سطح پر عموماً ایک ہی ٹیچر تمام مضامین پڑھاتا ہے۔ اس لیے ایک جامع دستاویز تیار کی گئی ہے جو سی سی ای کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جس سے پرائمری ٹیچر کو مدد ملے گی کہ وہ مختلف مضامین کی تدریس وآموزش کے دوران ایک مربوط طریقہ کار پر عمل کر سکیں گے اور اس طرح ایک ہی بات کو بار بار دوہرانے سے بچنے کے سبب نصابی بوجھ کم ہو سکے گا اور اس کے نتیجے میں تدریس وآموزش کے لیے عمدہ وقت بھی بچ پائے گا۔ تاہم اعلیٰ ابتدائی سطح پر سائنس، ریاضی، سماجی علوم، ہندی، انگریزی، اردو اور آرٹس کی تعلیم میں مضمون وار کتابیں تیار کی گئی ہیں۔ اس پیکیج میں دی ہوئی مثالیں آر ٹی ای کے اصولوں کے مطابق اساتذہ اور طلبا کے سازگار تناسب (ابتدائی سطح کے لیے 30 کی نسبت 1 اور اعلیٰ ابتدائی سطح کے لیے 35 کی نسبت 1) کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہیں، تاہم کتاب میں درج مثالوں میں کلاس روم کی مناسبت سے انھیں اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ہر دستاویز میں تین سیکشن ہیں۔

سیکشن 1 :

دستاویز کا سیکشن ایک دستاویز کا ایک خاکہ فراہم کرے گا جس سے دستاویز کی ضرورت کی وضاحت ہوگی۔ یہ حصّہ نظام میں رائج سی سی ای کے متعلق غلط فہمیوں کی وضاحت بھی کرے گا۔ اس حصّے سے تعلیم کے حق کے قانون (RTE) 2009 کے تناظر میں مسلسل اور جامع اندازۂ قدر کے متعلق تفہیم پیدا ہوگی۔

سیکشن 2 :

اس سیکشن میں مضمون وار بعض مثالیں ہوں گی جو یہ ظاہر کریں گی کہ جائزہ کے عمل پر کس طرح عمل کیا جائے تاکہ آموزش کے جائزے پر توجہ کرتے ہوئے اسے تدریس وآموزش کے ایک اندرونی عنصر کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ (تشکیلی جائزہ) اس سیکشن میں ہر مضمون کے لیے جائزے کے طریقۂ کار کو پیش کیا گیا ہے اور جسے 'اشاروں' کی صورت میں ضمیمہ ایک میں بیان کیا گیا ہے۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ

خالصتاً تجاویز ہے۔ ان مثالوں سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ آموزش کا تجزیہ (تکمیلی حصّہ) اساتذہ کس طرح استعمال کریں گے اور کاغذ پینسل کی مدد سے لیے گئے ٹیسٹ کے علاوہ ایسے کون سے طریقے ہوں جنھیں بچّے کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کیا جا سکے گا۔ اس حصّے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کس قسم کی معلومات ٹیچر کو ریکارڈ کرنی چاہئیں اور رپورٹ کارڈ میں جائزے کے متعلق کون سے اعداد و شمار کی رپورٹنگ کی جانی چاہیے۔

سیکشن 3 :

سیکشن دو میں دی ہوئی مثالوں پر مبنی سیکشن تین اس بارے میں معلومات فراہم کرے گا کہ سی سی ای کے نفاذ کے لیے کون سے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ یہ اساتذہ کو اس سلسلے میں معلومات فراہم کرے گا کہ اسے تدریس و آموزش کے عمل کے ایک اندرونی حصّہ کے طور پر جائزے کے لیے کس طرح استعمال کرنا ہے اور کس طرح کی تیاری کی ضرورت ہے، جائزے کے لیے کس طرح کے طریقۂ کار کو استعمال کیا جانا ہے، اعداد و شمار جمع کرنے کے لیے کون کون سے مختلف وسیلے ہو سکتے ہیں، رپورٹنگ کے لیے کس قسم کی معلومات کو ریکارڈ کیا جانا ہے اور بچّوں کی پیش رفت کی ترسیل کس طرح کی جانی ہیں۔ یہ سیکشن اساتذہ اور منتظمین کو یہ ہدایات بھی مہیا کرتا ہے کہ سی سی ای کو ممکنہ حد تک بامعنی بنانے کے لیے انھیں کیا رول ادا کرنا ہے۔

اس پیکیج میں 'ریاضی کے کلاس روم میں سی سی ای' کے موضوع پر ایک ویڈیو فلم بھی شامل ہے جو کہ بالخصوص ابتدائی سطح کے لیے ہے۔ فلم میں مثالوں کے ذریعے یہ دکھایا گیا ہے کہ ٹیچر تدریس و آموزش کے عمل کے دوران تجزیہ کا استعمال کیسے کر سکتے ہیں اور اس عمل کے دوران ہی بچّوں کو اپنے جوابی تاثر فراہم کرنے کے کیا کیا طریقے ہو سکتے ہیں۔ اس فلم سے بچّوں کی پیش رفت کی ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کے متعلق بعض غلط فہمیاں بھی دور ہو جائیں گی۔

اراکین(Members)

1۔ عتیق اللہ، ریٹائرڈ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی، دہلی
2۔ قمر سلیم، ایسوسی ایٹ پروفیسر انجمن اسلام، اکبر پیر بھائی، کالج آف ایجوکیشن ،ممبئی
3۔ شمیم احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، سینٹ اسٹیفن کالج، دہلی
4۔ ماہ طلعت علوی، ٹی جی ٹی (اردو، جامعہ مڈل اسکول جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
5۔ صغیر اختر، ٹی جی ٹی (اردو)، مظہر الاسلام ہائر سکینڈری اسکول، جامع مسجد، دہلی
6۔ محمد نعمان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
7۔ محمد فاروق انصاری، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
8۔ دیوان حنان خاں، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ترتیب

پیکج کے بارے میں(About the Package)	iii

پہلا حصّہ Section-I

یہ پیکج کیوں(Why this Package)	1
اردو زبان کی تدریس کے مقاصد	9
پہلی سطح (پہلی اور دوسری جماعت) کے لیے آموزش کے اشارے	11
دوسری سطح (تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت) کے لیے آموزش کے اشارے	12

دوسرا حصّہ Section-II

ابتدائی سطح پر سی سی ای کے لیے مثالی مواد:	13
نمونہ سبق: 1 حروف تہجی (پہلی جماعت)	13
نمونہ سبق: 2 پرندوں کی دنیا (چوتھی جماعت)	15
مختلف سطحوں پر اردو زبان کی تدریس	17
اعلیٰ ابتدائی سطح کے لیے آموزش کے اشارے	18
اعلیٰ ابتدائی سطح پر سی سی ای کے لیے مثالی مواد:	22
نمونہ سبق: 1 کابلی والا (چھٹی جماعت)	22
نمونہ سبق: 2 برسات کی بہاریں (ساتویں جماعت)	27
اندازۂ قدر کے طریقے (Way of Assessment)	33
اندراج اور رپورٹنگ(Recording and Reporting)	35

تیسرا حصّہ Section-III

دی ہوئی مثالوں کے مطابق سی سی ای پر کس طرح عمل کیا جائے گا؟ How has CCE been Implemented in the given examples?	37

پہلا حصّہ

یہ پیکیج کیوں (Why this Package)

ہم سب مفت اور لازمی تعلیم کے حق سے متعلق قانون، 2009 (آر ٹی ای ایکٹ، 2009) سے واقف ہیں، جس پر اپریل 2010 سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے ”*چھے سے چودہ برس کی عمر کے ہر بچّے کو ابتدائی تعلیم کی تکمیل تک اپنے آس پاس واقع کسی اسکول میں مفت اور لازمی تعلیم کا حق حاصل ہوگا۔*“ اس قانون کے ساتھ ہی عمر کے لحاظ سے داخلوں یعنی سال کے کسی بھی حصّے میں داخلے کی وجہ سے اساتذہ کو جماعت میں مختلف نوعیت کے تجربات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس قانون کا مطالبہ ہے کہ ابتدائی سطح کی اسکولی تعلیم کی تکمیل تک ہر بچّے کے لیے ’مسلسل اور جامع اندازۂ قدر‘ (CCE) پر عمل کیا جائے۔ اس لیے اساتذہ کا کردار انتہائی اہم اور کلیدی ہو گیا ہے۔ برموقع تجربات اور اساتذہ کے ساتھ گفتگو سے پتہ چلا ہے کہ اساتذہ کو CCE کے نفاذ میں مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تدریس و آموزش کے دوران اساتذہ CCE پر عمل درآمد کرنے کے بجائے اعداد و شمار کو جمع کرنے اور بچّوں کے نتائج کے ریکارڈ کو ٹھیک ٹھاک رکھنے کے کام میں مصروف ہیں۔ عام طور پر یہ لوگ CCE کو ایک بیرونی سرگرمی سمجھتے ہیں اور تدریس کے بعد اس پر عمل کرتے ہیں۔

آر ٹی ای، آٹھویں جماعت تک سرکاری سطح پر امتحان کرنے کو روکتا ہے اور کسی کو فیل نہ کرنے کی پالیسی پر عمل جاری رہے گا۔ اس موقع پر یہ بات واضح کر دینی ضروری ہے کہ کسی کو فیل نہ کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اسکولوں میں تدریس و آموزش ہی نہ ہو۔ اس کے برعکس CCE ایک طرف تو تعلیم کے حق سے متعلق قانون کی حدود کے احترام میں ایک مضبوط آلۂ کار کا کردار نبھا سکتا ہے اور دوسری طرف بچّوں کی آموزش کو یقینی بنا سکتا ہے کیونکہ تدریس و آموزش کے عمل کے دوران جائزے سے ضروری اور بروقت جوابی تاثر مل سکے گا نیز اصلاحی اقدامات ممکن ہوں گے۔ اس سے CCE کو وقت کے ساتھ ساتھ بچّے کی کارکردگی میں آئی پیش رفت پر توجہ کرنے کا موقع ملے گا۔

اس کے علاوہ CCE اسکیم کے تحت استعمال ہونے والی مختلف اصطلاحات کے متعلق غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ”مسلسل“ کو عام طور پر اساتذہ مسلسل طور پر ”ٹیسٹ“ کرتے رہنا سمجھتے ہیں۔ کئی اسکول مسلسل کے نام پر سبھی مضامین میں ہفتے وار ٹیسٹ کرا رہے ہیں۔ ”جامع“ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس سے مراد الگ تھلگ رہنے والے بچّے کے برتاؤ میں مختلف پہلوؤں کو شامل کرنا ہے۔ نجی سماجی خصوصیات (ہمدردی، تعاون، خود انضباطی، پہل کرنا وغیرہ) کو الگ سے جانچا جائے اور پھر چار/ پانچ نکاتی پیمانے کے مطابق اُنھیں گریڈ دیے جائیں جو کہ کافی حد تک ناقابلِ عمل معلوم ہوتا ہے۔ اندازۂ قدر کو ریکارڈ محفوظ رکھنے کا عمل سمجھا جاتا ہے۔ ان سب کے نتیجے میں اساتذہ اُلجھ کر رہ گئے ہیں اور وہ شکایت کرتے ہیں کہ وہ تدریس و آموزش کے وقت کے دوران CCE کے لیے/جائزے کے ریکارڈ کے اعداد و شمار جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے بچّوں کے لیے آموزش کے وقت میں کمی آئی ہے۔

اس پیکج کا بنیادی مرکزِ توجہ اس بات کا اہل بنانا ہوگا کہ :

- عمل کرنے والوں/منتظمین کے مابین CCE کے بارے میں تصوراتی تفہیم پیدا کرنا۔
- ایسی مثالیں مہیا کرانا جن سے پتہ لگے کہ CCE کو تدریس و آموزش کے بنیادی عناصر میں سے کسی ایک کو کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- اساتذہ/اساتذہ کو تعلیم دینے والوں کو یہ بتانا کہ بچے کی پیش رفت کے بارے میں کس قسم کی معلومات کو ریکارڈ کیا جانا ہے۔
- اُنھیں اس بات کی ہدایت دینا کہ بچّے کی پیش رفت کے لیے کس قسم کی رپورٹنگ کارآمد ہوسکتی ہے۔
- اساتذہ کو تعلیم دینے والوں اور منتظمین کو گائڈ لائن فراہم کرنا۔

سی سی ای سے متعلق تفہیم

1۔ جائزے اور اندازۂ قدر کا بنیادی مقصد طلبا کی آموزش کو بہتر بنانا ہے تاکہ ان کی پیش رفت میں ان کی مدد کی جا سکے جس سے ان کی مجموعی نشوونما کی راہ ہموار ہو سکے۔ تدریس و آموزش کے دوران جائزے کے ذریعے جمع کی گئی معلومات سے اساتذہ کو متعلقہ مضامین میں طلبا کی خوبیوں اور آموزش کی کمیوں کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس عمل سے جمع معلومات اساتذہ کو نصاب اور تدریس و آموزش کے طریقۂ کار/انداز نظر کو طلبا کی ضروریات کے موافق بنانے میں بھی مدد دیتی ہے۔ اس طرح جائزہ مختلف طرح کے وسیلوں (اسائنمنٹ، روزمرّہ کے مشاہدات، بات چیت، مظاہرے، پروجیکٹس، کارکردگیاں، ٹیسٹ وغیرہ شامل ہیں) سے معلومات جمع کرنے کا ایک عمل ہے جو بالکل صحیح صحیح یہ بتاتا ہے کہ کوئی طالب علم کسی مضمون میں نصابی توقعات کو پورا کرنے میں کتنی بہتر پیش رفت کر رہا ہے۔

2۔ جائزہ ثبوت اکٹھا کرنے کا ایک وسیلہ ہے تاکہ اندازۂ قدر کے مطالبات کو پورا کیا جا سکے۔ یہ قطعی فیصلہ صادر نہیں کرتا بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے مختلف مشاہدات کے مابین موازنہ کیا جاتا ہے۔ اندازۂ قدر یہ پتہ لگانے کا ایک عمل ہے کہ بچّوں کی نشوونما اور آموزش میں کس حد تک تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اسے قابلِ بھروسہ اور صحیح صحیح ثبوتوں پر مبنی ہونا چاہیے تاکہ جامع تشکیلات تک رسائی ممکن ہو سکے۔ بہتر اندازۂ قدر وہ ہے جو کسی بچّے کی تکمیلات کی قریب قریب مکمل تصویر مہیا کرے اور جو مختلف وسیلوں اور مسلسل اور جامع طریقۂ کار پر مبنی ہو۔

3۔ موٹے طور پر ''مسلسل اور جامع'' اصطلاح کا مطلب ہوتا ہے کہ اندازۂ قدر کو تدریس اور نصاب کی تکمیل کے بعد آنے والا ایک موقع سمجھنے کے بجائے تدریس و آموزش کے عمل کا ایک اٹوٹ حصّہ سمجھا جائے۔

4۔ ''مسلسل جائزہ'' تدریس و آموزش کے عمل کا ایک اندرونی مسلسل عنصر ہے۔ تدریس و آموزش کے ساتھ جائزے کو استعمال کرنے کا بنیادی مقصد لین دین کے عمل کو بہتر بنانا ہے۔ طلبا کے جوابات سے استاد بھی سیکھتا ہے کہ تدریس و آموزش کے عمل میں کس نوعیت کی

تبدیلیاں درکار ہیں۔ یہ کام طلبا کے ساتھ بات چیت کے ذریعے، ان سے سوالات پوچھ کر، ان کے کلاس ورک کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ جب کوئی استاد بات کر رہا ہو یا تدریس و آموزش جاری ہو تو وہ کئی قسم کی معلومات جمع کرسکتا/سکتی ہے تاکہ اس سے آموزگار کو آموزش کے عمل میں مدد مل سکے۔ وہ جائزے کے ہدف تیار کرسکتا/سکتی ہے جس سے اسے یہ سمجھنے میں مدد ملے کہ طلبا کیا جانتے ہیں اور کیا کرسکتے ہیں اور وہ اپنی پیش بینی کو استعمال کرے جو تدریس و آموزش کے عمل میں اگلے اقدامات کو وضع کرنے کے عمل سے ملتی ہے۔ ایسا کرنے کے لیے اساتذہ کئی طریقۂ کار استعمال کرسکتے ہیں، جو ہیں مشاہدہ، ورک شیٹ، جماعت میں سوالات، طلبا و اساتذہ کی گفتگو اور کوئی بھی ایسا طریقۂ کار جس سے ایسی معلومات مل سکے جو اس کی آئندہ کی منصوبہ بندی اور تدریس کے لیے کارآمد ہو۔ یہ معلومات طلبا کے مابین موازنے سے متعلق فیصلے صادر کرنے کے لیے وضع نہیں کی گئی ہے بلکہ طلبا کی خوبیوں اورآموزش کی کمیوں کی نشاندھی کرنے کے لیے اوراُنھیں جوابی تاثر فراہم کرنے کے لیے ہے تاکہ وہ اپنی آموزش کو مزید بھتر بناسکیں اس سے اساتذہ کو بروقت جوابی تاثر فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے تاکہ آموزش کے اگلے قدم پر توجہ کی جاسکے۔ مذکورہ معلومات ایک تشکیلی معلومات ہے اور یہ اساتذہ کو بچّوں کی آموزش مزید بہتر بنانے میں رہنمائی عطا کرتی ہے۔ یہ معلومات رپورٹ کارڈ میں رپورٹ دینے کے مقصد سے نہیں ہے۔ اس طرح کی معلومات اساتذہ کے اپنے ریکارڈ کے لیے ہے تاکہ وہ اس معلومات کی روشنی میں تدریس و آموزش کے عمل کی مزید منصوبہ بندی کرسکے۔ مثالی کتاب میں دیے گئے مختلف نصابی شعبوں کی مثالوں سے یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ آموزش کے جائزے کو تدریس وآموزش کے عمل کے اندرونی حصّے کے طورپر کس طرح استعمال کیا جاسکتاھے۔

5۔ تدریس و آموزش عمل کے دوران اساتذہ ہم جماعتوں کے ساتھ آموزش، اپنی جانچ آپ اور آموزش کے جائزے کے عمل کے دوران اپنی بات کہنے کا مستقل موقع بھی فراہم کرتے رہیں۔ وہ تدریس و آموزش کے عمل کے دوران طلبا کو ایسے مواقع اور مقامات عطا کریں جن سے وہ اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ خود اپنے کام کا تنقیدی جائزہ لے سکیں/ان پر اظہار خیال کرسکیں اور ان کا تجزیہ کرسکیں۔ طلبا کو ایسے مواقع بھی فراہم کیے جاسکتے ہیں کہ وہ اپنے ہم جماعتوں اور گروپ کے کاموں کا صحیح جائزہ لیں اور اپنے کام کا تجزیہ کریں۔ یہ توقع نھیں کی جاتی کہ اس سطح پر ابتدائی جماعتوں میں وہ اپنا صحیح صحیح جائزہ لے پائیں گے۔ تاھم خود اپنے کام کا تنقیدی جائزہ لینے اور اس پر اظھار خیال کی عادت ڈالنا بے حد اھم ھے۔ آموزش کے عمل کے دوران طلبا کو کئی مرتبہ اپنا جائزہ لینے کی ترغیب دی جاسکتی ھے۔ ان کی خوبیوں اورآموزش کی کمیوں کی نشاندھی کے بعدو ہ خود منصوبہ بندی کرسکتے ھیں اور ایسے موزوں وسائل تک رسائی کی کوشش کرسکتے ہیں تاکہ ان کی آموزش کی کمیوں کو دور کرنے اور اسے فروغ دینے کے معاملے میں وہ زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرسکیں۔ اس طرح CCE میں "مسلسل" کا مطلب ہوا کہ تدریس و آموزش کو بچّے کے تاثرات اور کلاس روم کی سرگرمیوں میں اُس کی شرکت سے مسلسل رہنمائی ملتی رہنی چاہیے۔

دوسرے لفظوں میں جائزے کو ایک ایسے عمل کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جس کے ذریعے استاد بچّے کے بارے میں سیکھتا ہے تاکہ وہ اپنی تدریس کو بہتر بنا سکے۔

6۔ CCE میں ایک اور "C" بچے کی پیش رفت کے جائزے اور اندازۂ قدر کے عمل کی ''جامعیت'' سے عبارت ہے۔ جامع عنصر بچّے کی پیش رفت کی مجموعی ترقی کے معنیٰ سے عبارت ہے۔ پیش رفت کو علیحدہ علیحدہ بٹے ہوئے طریقۂ کار کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا یعنی ذہنی پہلو، نجی سماجی خصوصیات وغیرہ۔ یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ تدریس و آموزش کے دوران اساتذہ آموزش کی صورت حال پیدا کرتے ہیں، جیسے سوالات پوچھ کر، ہم جماعتوں میں گروہی تبادلہ خیال یا گفتگو، معلومات بہم پہنچانے والا، ساز و سامان مہیا کر کے، آموزش کے تجربات سے ایک دوسرے کو واقف کرانے کا موقع فراہم کر کے۔ ان طریقۂ کاروں سے بچّے اظہارِ خیال کر سکیں گے، بحث کر سکیں گے، دوسروں کے جواب سن سکیں گے اور علم حاصل کر سکیں گے۔ عام طور پر ہر مضمون کے لیے کلاس روم میں اس طرح کا (سبق وار / باب وار) تال میل کیا جا رہا ہے۔ مضمون اور سطح (ابتدائی / اعلیٰ ابتدائی) کی نوعیت کے اعتبار سے ایک موضوع / باب کے تدریس و آموزش کے عمل میں 8-7 پیریڈ لگ سکتے ہیں۔ موضوع / باب کی تکمیل کے بعد ٹیچر سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچّوں کی آموزش کی سطح سے واقف ہوگا۔ اسے متنی مواد کی نوعیت کے اعتبار سے جانچا یا پرکھا جا سکتا ہے۔ اب ٹیچر یہ جاننا چاہیں گے کہ کیا بچّوں نے سبق کی توقعات پر مبنی استاد کی توقع کے مطابق سیکھ لیا ہے۔ اس کے لیے استاد سبق کے مقاصد کی موٹے طور پر نشاندہی کرتا / کرتی ہے اور آموزش کے اشارے بھی وضع کرتا / کرتی ہے۔ وہ متوقع آموزش پر مبنی سرگرمیاں وضع کرے گی / کرے گا۔ یہ سرگرمیاں مختلف نوعیت کی ہو سکتی ہیں۔ کتاب کے کسی سبق کو بھی اس کام کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ سوالات / سرگرمیاں جن کا وہ جائزہ لے گی / لے گا اور یہ جمع شدہ معلومات باب / سبق کی تشکیلی معلومات کی ایک شکل ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی معلومات کے جائزے کو ٹیچر ریکارڈ کر لیں۔ اسی طرح ایک سہ ماہی میں وہ 8-7 سبق یا موضوع کا احاطہ کرے گا / گی اور اس طرح بچّے کے برتاؤ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل خاطر خواہ اعداد و شمار اور معلومات اس کے پاس جمع ہو جائیں گی۔ اس طرح یہ معلومات فراہم ہوگی کہ بچّہ گروپ میں کس طرح کام کر رہا تھا، کاغذ پنسل سے ٹسٹ دے رہا تھا، تصویروں کو ڈرا کر رہا تھا، تصویری کہانی پڑھ رہا تھا، زبانی اظہار کر رہا تھا، نظم / گیت لکھ رہا تھا تو اس معلومات سے بچّے کی آموزش کا جائزہ لینے میں مدد ملے گی۔ ان اعداد و شمار سے بچّے کی آموزش اور نشو و نما کی 'جامع' تصویر مل سکے گی۔

7۔ اس طرح اس قسم کی رپورٹنگ بچّے کی پیش رفت کا 'جامع اندازۂ قدر' ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ اندازۂ قدر جائزے کے جائز اور قابلِ بھروسا اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ یہاں ہم اس پیکج کے ذریعے یہ بتانا چاہیں گے کہ معلومات اور اعداد و شمار کی رکارڈنگ کے لیے اساتذہ کو لمبے لمبے خاکے بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تعلیم کا مقصد:(Objective of Education)

تعلیم کا مقصد بچوں کی جسمانی، ذہنی، تخلیقی، نفسیاتی اور اخلاقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا، ان صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا جو دبی چھپی ہوئی ہیں اور بچوں کو سماج کا ایک ذمہ دار اور سوجھ بوجھ والا فرد بنانا ہے۔تعلیم کے اس بنیادی مقصد کے تحت ہی مختلف صلاحیتوں کے فروغ اور مہارتوں کے حصول کو یقینی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

زبان کی آموزش اور اردو:(Language Learning & Urdu)

'قومی درسیات کا خاکہ-2005' اس بات کی پرُ زور سفارش کرتا ہے کہ بچوں کے حصولِ علم کی زبان ان کی مادری زبان یا اُن کے اردگرد بولی جانے والی زبان ہونی چاہیے۔اردو کا شمار ہندوستان کی جدید قومی زبان کے طور پر ہوتا ہے۔پورے ملک میں یہ زبان کہیں مادری زبان کی حیثیت سے اور کہیں ثانوی اور تیسری زبان کی حیثیت سے سہ لسانی فارمولے کے تحت پڑھائی جاتی ہے۔اس سے ملک کے اس لسانی مزاج کو تقویت دینے میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے جو کئی زبانوں کا گھر ہے۔

اردو زبان کی تدریس:(Teaching of Urdu Language)

اردو زبان کی تدریس پرائمری سطح سے شروع ہوتی ہے۔سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا جیسی بنیادی مہارتوں کا آغاز بھی اسی سطح سے ہوتا ہے۔ بچوں کی عمر، تجربات اور پچھلی معلومات کے ساتھ ساتھ اِن مہارتوں میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے اور طلبا میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اردو زبان کی تدریس کے مقاصد (Objectives of Urdu Teaching)

ابتدائی سطح پر اردو زبان کی تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ **پہلا حصہ** پہلی اور دوسری جماعت پر اور **دوسرا حصہ** تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت پر مبنی ہے۔

پہلی سطح کے لیے اردو تعلیم کے مقاصد : (پہلی اور دوسری جماعت)

(Objectives of Urdu Language at first level) (Classes I & II)

1۔ طلبا کو اردو کے حروف تہجی کی پہچان کرانا۔
2۔ طلبا میں مختلف آوازوں کو سن کر ان میں فرق کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
3۔ طلبا کے تلفظ کو اردو کی معیاری سطح تک لانا۔
4۔ بولنے میں طلبا کی جھجک کو دور کرنا اور انھیں اپنے ہم جماعت طلبا اور اساتذہ سے بات چیت کے قابل بنانا۔

5۔ طلبا کو بات چیت/گفتگو کے آداب سکھانا۔

6۔ طلبا میں کہانی کو مؤثر طریقے سے ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

7۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر نظم کو ترنم کے ساتھ پڑھنے کی مہارت پیدا کرنا۔

8۔ صحیح زبان بولنے کی عادت ڈالنا۔

9۔ طلبا کے ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary) میں اضافہ کرنا۔

10۔ آس پاس بولی جانے والی زبانوں کے الفاظ سے روشناس کرانا۔

11۔ عام بول چال کے الفاظ اور محاوروں کے درمیان فرق بتانا۔

دوسری سطح کے لیے اردو تعلیم کے مقاصد: (تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت)

(Objectives of Urdu Language at Second level) (Classes III to V)

1۔ زبان سے متعلق طلبا میں سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کو بڑھانا۔

2۔ زبان کے عملی پہلو پر خاص توجہ دینا۔

3۔ روزمرہ کے تجربات اور مشاہدات کو جماعت کے ماحول سے جوڑنا۔

4۔ زبان کے معیاری تلفظ پر خاص توجہ دینا۔

5۔ خوش خطی پر توجہ دینا۔

6۔ املا کی صحت پر زور دینا۔

7۔ زبانی اظہارِ بیان اور غور و فکر کی صلاحیت کو بڑھانا۔

8۔ خاموش اور بآواز بلند مطالعے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

9۔ نثر اور نظم کے فرق کو بتانا۔

10۔ لکھنے کی صحیح مہارت پیدا کرنا۔

11۔ مختلف کہانیاں اور نظمیں سننا اور سنانا۔

12۔ بچوں کو کتب خانے سے فائدہ اٹھانے کے مواقع فراہم کرنا۔

زبان کا اندازۂ قدر: (Assessment of Language)

زبان کی تدریس کے اندازۂ قدر کے لیے بچوں کی روزمرہ زندگی میں پروان چڑھنے والی ان کی مختلف صلاحیتوں کا اندازہ کیا جاتا ہے،

جن میں ان کی ذہنی، فکری، عملی اور جمالیاتی اقدار بھی شامل ہیں۔ اندازۂ قدر بچوں کی ترقی اور صلاحیتوں کی جانچ میں مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعے حاصل شدہ معلومات استاد اور طلبا دونوں کے لیے نہ صرف معاون ہوتی ہیں بلکہ تدریسی طریقۂ کار کو بھی مضبوطی عطا کرتی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اندازۂ قدر کا یہ طریقۂ کار تخلیقی، پُرلطف اور بامعنی ہو۔

ابتدائی سطح پر اردو زبان کے تعلق سے ضروری ہے کہ معلّم جانچ کے درج ذیل نکات کو پیش نظر رکھے:

- زبانی اظہار کی مہارت کی جانچ۔
- بیان کرنے کی صلاحیت اور مہارت کی جانچ۔
- آموزشی عمل میں پیش آنے والی رکاوٹوں کی جانچ۔
- تبادلۂ خیال کی صلاحیت کی جانچ۔
- آدابِ گفتگو کی جانچ۔
- سوالات پوچھنے کی اہلیت کی جانچ۔
- عبارت خوانی کی مہارت کی جانچ۔

مسلسل اور جامع اندازۂ قدر: (Continuous and Comprehensive Evaluation)

مسلسل سے مراد پورے تعلیمی سال کے دوران اندازۂ قدر کرنا۔ **جامعیت** سے مراد آموزش کے تمام زمروں کا اندازۂ قدر ہے۔ یہ عمل طلبا کی ترقی کے تمام پہلوؤں جیسے ذہنی، جسمانی، سماجی و انفرادی خوبیوں، دلچسپیوں، رویوں اور قدروں پر محیط ہے۔ مسلسل و جامع اندازۂ قدر میں کئی تکنیکوں کا استعمال ہوتا ہے۔ مختلف افراد اور زُمرے جیسے اساتذہ، طلبا، احباب، والدین اور معاشرہ اس میں شامل ہیں۔

مسلسل و جامع اندازۂ قدر کے تحت شخصیت کی نشوونما کے تمام پہلوؤں نیز طلبا کی آموزش کی رفتار کا تعین کیا جاتا ہے۔ طلبا کا اندازۂ قدر کرتے ہوئے آموزشی ماحول جیسے حالات، افراد اور وسائل کو ملحوظ رکھنا چاہیے کیوں کہ یہ طلبا کی آموزش کے عمل میں معاون ہوتے ہیں۔

جانچ کا یہ طریقہ دراصل 'طفل مرکوز' اور 'کثیر جہتی' ہے۔ جانچ کے اس طریقہ سے اساتذہ کو اپنے طلبا کے بارے میں یہ جاننے کا موقع ملتا ہے کہ:

- وہ کیا سیکھتے ہیں؟
- کیسے سیکھتے ہیں؟
- ایک دوسرے کو سمجھنے میں انھیں کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- وہ کس طرح سوچتے ہیں؟

- کیا محسوس کرتے ہیں؟
- اور ان کی پسند و ناپسند کیا ہے؟

بچّہ جب پہلی کلاس میں داخل ہوتا ہے تو اس کے پاس مختلف قسم کے تجربات ، معلومات اور الفاظ وغیرہ کا ذخیرہ پہلے سے موجود ہوتا ہے۔اس کی آموزش اس کی سابقہ معلومات اور تفہیم کی بنیاد پر فروغ پاتی ہے۔استاد کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ گھر سے الگ اسکول کے اس نئے ماحول میں ابتدائی سطح پر بچّہ کس طرح سیکھتا ہے۔

آموزش ایک مسلسل عمل ہے اس لیے اسے صرف نصاب اور کمرۂ جماعت تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے۔بچّوں کے ارد گرد کے ماحول یعنی اسکول کے اندر اور باہر جو کچھ پیش آتا ہے، آموزش کو اس سے مربوط ہونا چاہیے۔وہ صرف دورانِ تدریس ہی نہیں سیکھتا بلکہ اپنے طور پر بھی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔وہ غلطیاں بھی کرتا ہے اور ان سے سیکھتا بھی ہے۔حوصلہ افزائی سے طالب علم کی آموزش کو زیادہ بہتر بنایا جاسکتا ہے۔بہتر آموزش کے لیے ضروری ہے کہ وہ پُر مسرت، دلچسپ، تحریک بخش اور تجسس پیدا کرنے والی ہو۔بہتر تدریس و آموزش کے بغیر بچّوں کی مؤثر جانچ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

اردو زبان کی تدریس کے مقاصد

مجموعی طور پر زبان کی آموزش کے بعض مقاصد درج ذیل ہیں :

- سن کر سمجھنے کی صلاحیت
- فہم وفراست کے ساتھ پڑھنے کی صلاحیت
- آسان تعبیر
- مربوط تحریر
- زبان کا سائنٹفک مطالعہ
- تخلیقی شعور
- زود حسی

مادری زبان کی حیثیت سے اردو تعلیم کے مقاصد:

- اس سطح پر سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کا دائرہ وسیع کیا جائے۔
- بولتے وقت موقع ومحل کے مطابق زبان اور مناسب لب ولہجہ اختیار کر سکیں اور عملی زندگی سے متعلق ان کے ذخیرۂ الفاظ میں مزید اضافہ ہو سکے۔
- آسان موضوعات پر اظہارِ خیال کر سکیں۔
- نصاب میں شامل اسباق کی فنی ،ادبی اور اخلاقی اقدار سے روشناس ہو سکیں۔
- نظم اور نثر کے اسباق کو صحیح تلفظ اور مناسب لب ولہجہ کے ساتھ پڑھنے کی مشق۔
- قواعد کے بنیادی اصولوں کو سمجھ سکیں اور زبان کی ساخت کا علم حاصل کر سکیں۔
- اسباق کی روشنی میں قواعد کے اصولوں کو عملی طور پر اخذ کرانا۔
- درخواست، شکریہ اور معذرت کے لب ولہجہ کو سمجھ سکیں۔
- چُھٹی کی درخواست لکھ سکیں اور مختلف قسم کے خطوط لکھ سکیں۔
- ادیبوں اور شاعروں کے افکار وخیالات کی وضاحت۔
- لغت کا استعمال سیکھ سکیں۔

- درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں کے مطالعے کی عادت کا فروغ ہو سکے۔
- ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ پر تقریریں، مباحثے سن کر سمجھ سکیں۔
- نثر اور نظم کی الگ الگ اصناف کی شناخت کر سکیں۔

ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو تعلیم کے مقاصد:

- طلبا مادری زبان کے ساتھ ساتھ ثانوی زبان کی بنیادی مہارتوں سے واقف ہو سکیں۔
- طلبا میں سوچنے سمجھنے اور روزمرہ زندگی میں زبان کو برتنے کی صلاحیت پیدا ہو۔
- طلبا مختلف حروف، ان کی آوازوں اور ان کے مخارج سے واقف ہو سکیں۔
- طلبا صحیح تلفظ اور املا سے واقف ہو سکیں۔
- طلبا کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہو سکے۔
- طلبا میں کم سے کم اتنی مہارت پیدا ہو جائے کہ وہ عبارت کو سن کر پڑھ سکیں اور اظہار کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔
- طلبا نظم و نثر میں فرق کر سکیں اور لطف اندوز ہو سکیں۔
- نصاب میں شامل سبق کے مرکزی خیال اور مصنف/شاعر کے مقصد سے واقف ہو سکیں۔
- مختلف قسم کے ادبی نمونوں کے ذریعے اظہار کے مؤثر طریقوں سے واقف ہو سکیں اور مختلف طرح کی مشق و مہارت سے اظہار و ابلاغ کی اپنی صلاحیت کو بہتر اور مؤثر بنا سکیں۔
- آس پاس کے ماحول اور واقعات پر اظہار کر سکیں۔
- درخواست اور مختلف قسم کے خطوط لکھ سکیں۔
- طلبا میں زیادہ سے زیادہ صالح اقدار پیدا ہو سکیں۔

تیسری زبان کی حیثیت سے اردو تعلیم کے مقاصد :

- زبان کی چاروں مہارتوں میں استعداد پیدا کرنا تاکہ سننے اور سمجھنے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں زبان کا خاطر خواہ استعمال کیا جا سکے۔
- صحتِ تلفظ کے ساتھ اردو میں اظہار خیال کر پانا تاکہ اس کے ذریعے معلومات اخذ کی جا سکیں اور ان کے بارے میں آزادانہ گفتگو بھی کر سکیں۔
- صحتِ زبان کا شعور پیدا کرنا تاکہ زبان کے مطالعے میں مزید دلچسپی پیدا ہو سکے۔
- بین لسانی، بین جماعتی اور بین ریاستی رابطے کے لیے اردو کا استعمال کر پانا۔
- اردو میں اپنے خیالات کی ترسیل پر بہتر قدرت اور لکھنے میں بھی مناسب استعداد پیدا کرنا۔
- اردو کی ادبی اور ثقافتی روایت سے خاطر خواہ واقفیت حاصل کرنا۔

پہلی سطح (پہلی اور دوسری جماعت) کے لیے آموزش کے اشارے

(Indicators of Learning) (First Stage - Class I & II)

	آموزش کے اشارے (Indicators of learning)
سننا (Listening)	● تعارفی کلمات کو سمجھ سکتا ہے۔ ● اردو زبان کی مختلف آوازوں کی پہچان کر سکتا ہے۔ ● آسان سوالات اور عام ہدایات کو سمجھ سکتا ہے۔ ● سنائی جانے والی کہانیوں کو سمجھ سکتا ہے۔
بولنا (Speaking)	● اپنے بارے میں بتا سکتا ہے۔ ● وہ اپنی پسند اور ناپسند کے بارے میں گفتگو کر سکتا ہے۔ ● اپنے گھر کے افراد اور دوستوں سے متعلق بات چیت کر سکتا ہے۔ ● اردو زبان کی مختلف آوازوں کے درمیان فرق کر سکتا اور ان کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے۔ ● آسان جملوں میں کہانی سنا سکتا ہے۔ ● نظم سنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
پڑھنا (Reading)	● اردو حروف کی مختلف شکلوں کی شناخت کر سکتا ہے۔ ● تصاویر کی مدد سے لفظوں کو پڑھ سکتا ہے۔ ● تصاویر کی مدد سے آسان نظموں اور کہانیوں کو پڑھ سکتا ہے۔
لکھنا (Writing)	● حروف کو جوڑ کر لکھ سکتا ہے۔ ● روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے الفاظ کو لکھ سکتا ہے۔ ● اپنے جملوں میں آسان لفظوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ ● تحریر میں نقطے، شوشے اور اعراب کا صحیح استعمال کر سکتا ہے۔ ● تختۂ سیاہ سے الفاظ اور جملوں کو نقل کر سکتا ہے۔

دوسری سطح (تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت) کے لیے آموزش کے اشارے

(Indicators of learning) (Second Stage, Classes III to V)

آموزش کے اشارے (Indicators of learning)	
• سنی ہوئی باتوں سے متعلق سوالات قائم کرسکتا ہے۔ • محاورں کی شناخت کرسکتا ہے۔ • جماعت میں پڑھائے جانے والے متن/کہانیوں وغیرہ کوسن کرسمجھ سکتا ہے۔ • نتائج اخذ کرنے اور مفہوم تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ • جماعتی تدریس، ٹی وی یا ریڈیو کی نشریات مباحثے اور ہدایات کوسمجھ سکتا ہے۔ • دوسروں کے خیالات سن کر سمجھ سکتا ہے۔	سننا (Listening)
• آسانی کے ساتھ اردو کی تمام آوازوں اور سیکھے ہوئے الفاظ کوصحیح ادا کرسکتا ہے۔ • پیش کردہ خیالات سے متعلق سوال وجواب کرسکتا ہے۔ • دیکھے اور سنے ہوئے واقعات اور مقامات بیان کرسکتا ہے۔ • آسان جملوں میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکتا ہے۔ • گروہی کاموں اور اجتماعی مباحثوں میں حصہ لے سکتا ہے۔	بولنا (Speaking)
• نظم کوموزونیت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ • پختگی، روانی اور اعتماد کے ساتھ متن کی خاموش خوانی اور بلند خوانی کرسکتا ہے۔ • پڑھتے وقت رموز اوقاف کا لحاظ کرسکتا ہے۔ • فراہم شدہ مواد جیسے پوسٹر، نظم، کہانی، لوک کہانی وغیرہ کو پڑھ کر ان کے بارے میں نتائج اخذ کرسکتا ہے۔ • تصاویر یا عنوانات کودیکھ کر اپنے طور پر متن کے مفہوم کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ • نئے الفاظ کے معنی ومفہوم کوسمجھ سکتا ہے۔	پڑھنا (Reading)
• صحیح املا لکھ سکتا ہے۔ • اپنے یا اپنے اطراف کے بارے میں چند جملے لکھ سکتا ہے۔ • واقعات، مقامات، اشیا وغیرہ سے متعلق تفصیلات تحریر کرسکتا ہے۔ • لکھتے وقت رموز اوقاف کا مناسب استعمال کرسکتا ہے۔ • ترتیب کے ساتھ اپنے خیالات کو اقتباس کی شکل میں لکھ سکتا ہے۔	لکھنا (Writing)

دوسرا حصّہ

ابتدائی سطح پرسی ای کے لیے مثالی مواد

نمونۂ سبق : 1

سبق کا نام: ’حروفِ تہجی‘ جماعت: اوّل

پہلی جماعت کے بچّے حروف کو پہچان چکے ہیں اوران کی آوازوں سے بھی واقف ہیں۔

مقاصد: (Objectives)

- بچّوں کوحروف تہجی کی پہچان کرانا۔
- ان حروف کوپہچان کرترتیب وار پڑھنا۔
- حروف کوملاکردوحرفی، تین حرفی اور چارحرفی لفظ بناتا۔

قبل ازتدریس: (Pre-Reading)

تختۂ سیاہ پربے ترتیب حروف لکھ کربچّوں سے پڑھوایا گیا جیسے:

ا ر ن د ب م و ی وغیرہ

اس طریقے سےاستاد یہ معلوم کرسکے گا کہ بچے بے ترتیب لکھے ہوئے حروف کوپہچان رہے ہیں۔

ان بے ترتیب لکھے ہوئے حروف سے بچوں نے کچھ لفظ بنائے جیسے:

اب دم رام مار من وغیرہ

آموزش کے اشارے: (Learing Indicators)

- بچہ مختلف حروف کی پہچان کرسکتا ہے۔
- مختلف حروف کوملاکر بامعنی لفظ بناسکتا ہے۔

دورانِ تدریس : (During the Teaching)

استادابتدائی حروف تہجی الف سے لے کر خ تک صحیح مخرج کے ساتھ ادا کرتا ہےاوراس کے بعد انفرادی طور پر بچوں سے پڑھواتا ہے۔کچھ بچے صحیح طریقہ سے پڑھتے ہیں۔اور کچھ بچے’خ‘ تلفظ ادانہیں کرپاتے ہیں۔

استادخ کے تلفظ کوصحیح طور پر باربار پڑھواتا ہے۔جس سے بچّے آسانی کے ساتھ خ کا تلفظ کرنے لگتے ہیں۔

آموزش کے اشارے : (Learing Indicators)

- بچّہ حروف کی آواز کو دھیان سے سن سکتا ہے۔
- حروف کو سن کر اچھی طرح سے بول سکتا ہے۔

حرف شناسی کے لیے استاد نے بچوں کے ساتھ ایک سرگرمی یہ کرائی کہ تختۂ سیاہ پر

ا.......ب.......ٹ.......ج.......ح.......س.......ل.......م.......ن.......ی لکھا اور خالی جگہوں کو بچوں سے پوچھ کر بھرا۔

چونکہ بچے بار بار حروف پڑھ رہے ہیں اس لیے تقریباً سارے بچے ہی اس سرگرمی کو آسانی سے کر رہے تھے لیکن دو تین بچے ایسے بھی تھے جو اس سرگرمی کو صحیح طور پر نہیں کر پا رہے تھے اس لیے استاد نے دوسرے بچوں کو یہ ذمہ داری دی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔

آموزش کے اشارے:(Learning Indicators)

بچہ کسی حرف کے پہلے اور بعد میں آنے والا حرف پہچان سکتا ہے۔

آخر میں بچوں کے ساتھ ایک سرگرمی یہ کرائی گئی کہ ہر بچے کو کارڈ پر بنی ہوئی کچھ تصویریں دے دی گئیں اس کے بعد حروف لکھے ہوئے بہت سارے فلیش کارڈ رکھ دیے گئے۔ بچوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ اپنی اپنی تصویروں کے مطابق حروف کے کارڈ اٹھالیں اور ان کی مدد سے لفظ بنا کر اپنی کاپی میں لکھیں، مثال کے طور پر۔

ہرن = ہ + ر + ن

باجا = ب + ا + ج + ا

طوطا = ط + و + ط + ا

بلبل = ب + ل + ب + ل

مذکورہ سرگرمی کو انجام دینے کے بعد اندازۂ قدر (Assessment) کے لیے درج ذیل نکات پر توجہ دی جائے۔

1۔ بچوں نے معلم کی ہدایت کتنے دھیان سے سنی اور اس کو سمجھ کر کتنا عمل کیا۔

2۔ انھوں نے حروف کے گروپ میں سے اپنی تصویر کے مطابق حروف نکالے یا بے ترتیب حروف نکال لیے۔

3۔ کیا بچے ان حروف کو ترتیب وار جوڑ کر لفظ بنا سکے۔

اساتذہ اس سبق کے دوران دوسری سرگرمیاں بھی کرا سکتے ہیں جیسے

☆ حروف پر نقطے لگوانا: جیسے حدا ''خدا'' جدا

☆ حروف کی مدد سے نقطوں کو ملا کر کوئی تصویر بنوانا۔

نمونۂ سبق : 2

سبق کا نام: 'پرندوں کی دنیا' جماعت: چوتھی

اس مضمون میں تیرنے والے پرندے، اڑنے والے پرندے اور پرندوں کی مختلف قسموں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

مقاصد (Objectives)

- طلبا پڑھے جانے والے متن کو سن کر سمجھ سکتے ہیں۔
- اپنی زبان میں مفہوم بیان کر سکتے ہیں۔
- اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔

قبل از تدریس (Pre-reading)

طلبا سے سوال کیا گیا کہ کیا انھیں پرندے اچھے لگتے ہیں۔ انھوں نے اپنی پسند کا اظہار کیا۔ پھر ان سے چند پرندوں کے نام بتانے کو کہا گیا تو بیشتر طلبا نے مرغ، کبوتر، چڑیا، مور اور طوطا وغیرہ کے نام بتائے۔

پھر ان سے سوال کیا گیا کہ وہ تیرنے والے پرندوں کے نام بھی جانتے ہیں؟ کچھ ہی بچے بتا پائے کہ بطخ تیرنے والا پرندہ ہے۔

نکات برائے اندازۂ قدر (Points for assessment)

- طلبا اپنی پسند کا اظہار کرتے ہیں۔
- وہ روزمرّہ کے واقعات پر گفتگو کرتے ہیں۔
- وہ اعتماد کے ساتھ اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

دوران تدریس (During the Teaching)

سبق کی بلند خوانی اندازۂ قدر کی غرض سے طلبا سے یہ سوال کیے جا سکتے ہیں۔

- وہ کون سے پرندے ہیں جو آسمان میں بہت اونچائی تک اڑ سکتے ہیں؟
- مور کا حلیہ کیسا ہوتا ہے؟
- مور ہندوستان کے علاوہ اور کہاں کہاں پائے جاتے ہیں؟

- کبوتر کو کس بات کی نشانی سمجھا جاتا ہے؟
- چکور کے بارے میں کیا مشہور ہے؟
- پرندے کس طرح ہمیں فائدہ پہنچاتے ہیں؟
- کون سا پرندہ سب سے زیادہ کاری گری سے اپنا گھونسلہ بناتا ہے۔
- پرندوں نے کس طرح ہماری دنیا کو حسین بنادیا ہے؟

نکات برائے اندازۂ قدر (Points for assessment)

- کیا طلبہ متن کو سن کر اس کی تفہیم کر پائے؟
- کیا طلبہ نے اعتماد کے ساتھ سوالوں کے جواب دیے؟
- کیا مشکل الفاظ اور معنی کو سمجھ پائے؟
- کیا انھوں نے متن کے علاوہ اپنی سمجھ کے مطابق مثالیں دیں اور تفصیلات بھی بیان کیں؟

مختلف سطحوں پر اردو زبان کی تدریس

سہ لسانی فارمولے کے تحت اردو زبان تین سطحوں پر یعنی مادری زبان، ثانوی زبان اور تیسری زبان کے بطور پڑھائی جاتی ہے۔

اعلیٰ ابتدائی سطح (Upper Primary Level)

اعلیٰ ابتدائی سطح سے مراد چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعتیں ہے۔ اس سطح پر اردو تین حیثیتوں سے پڑھائی جاتی ہے:

مادری زبان کی حیثیت سے:۔ اس مرحلے پر اردو داں طلبا کو پڑھائی جاتی ہے جن کی مادری زبان اردو ہے۔ چھٹی جماعت تک آتے آتے طلبا زبان کی مہارتوں سے کافی حد تک روشناس ہو جاتے ہیں۔ اس سطح پر طالب علم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ متن اس کے مفہوم کو سمجھ کر وضاحت کر سکے اور اپنی زبان مین مفہوم کا اظہار کر سکے۔

ثانوی زبان کی حیثیت سے:۔ اردو بحیثیت ثانوی زبان کی تعلیم چھٹی جماعت سے اس وقت شروع ہوتی ہے جب طلبا اپنی پسند کی پہلی زبان/ علاقائی زبان/ مادری زبان میں خاطر خواہ صلاحیت حاصل کر چکے ہوتے ہیں۔ اردو بطور ثانوی زبان کی تعلیم کا مقصد طلبا کو ایک ایسے سماج میں فعال شرکت کے لیے تیار کرنا ہے جس میں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

تیسری زبان کی حیثیت سے:۔ اس سطح پر اردو غیر اردو داں بچوں کو یا ان بچوں کو جن کی مادری زبان اردو نہ ہو، سکھائی اور پڑھائی جاتی ہے۔

سہ لسانی فارمولے سے متعلق 1968 کی پالیسی میں اعلان کیا گیا ہے کہ:

- اسکول میں پڑھی جانے والی پہلی زبان لازماً مادری زبان یا علاقائی زبان ہوگی۔
- ثانوی زبان
- – ہندی بولنے والی ریاستوں میں ثانوی زبان کوئی جدید ہندوستانی زبان یا انگریزی ہوگی اور
  – غیر ہندی ریاستوں میں ثانوی زبان ہندی یا انگریزی ہوگی۔
- تیسری زبان

– ہندی بولنے والی ریاستوں میں تیسری زبان انگریزی یا کوئی جدید ہندوستانی زبان ہوگی جو ثانوی زبان کی حیثیت سے نہ پڑھی گئی ہو اور

– غیر ہندی داں ریاستوں میں تیسری زبان انگریزی یا کوئی جدید ہندوستانی زبان ہوگی جو ثانوی زبان کی حیثیت سے نہ پڑھی گئی ہو۔

(– ہندوستانی زبانوں کی تدریس، پوزیشن پیپر، صفحہ 12,13)

اعلیٰ ابتدائی سطح کے لیے آموزش کے اشارے

(Learning Indicators For Upper Primary Level)

اندازۂ قدر کو آسان تر بنانے کے لیے متعدد آموزشی اشارے (Indicators) تیار کیے گئے ہیں۔ یہ اشارے حوالے کے ایک وسیع خاکے کے طور پر فراہم کیے گئے ہیں۔ اساتذہ انھیں اپنے طور پر ضرورت کے مطابق تبدیل کر سکتے ہیں۔ تدریس و آموزش کی جانچ میں اشاروں کی خاص اہمیت ہے۔ درج ذیل میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کے لیے آموزش کے کچھ اشارے تجویز کیے گئے ہیں۔ آموزش کے ان اشاروں کی جانچ، ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کے لیے تین نکاتی پیمانے کا اطلاق کیا جائے گا۔

توجہ (Attention) :

کسی ماحول میں موجود متعدد چیزوں کو نظر انداز کر کے کسی ایک پر دھیان دینے کے عمل کو توجہ مرکوز کرنا کہتے ہیں۔ بچے کی آموزش میں توجہ کی بڑی اہمیت ہے۔ لہٰذا معلم بچوں پر نظر رکھے گا کہ وہ معلم کی باتوں پر کتنی توجہ دیتا ہے۔

انہماک (Diligence) :

بہت زیادہ اور مسلسل محنت یا کوشش کو انہماک کہتے ہیں۔ طالب علم کا انہماک اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ اس کے لیے کوئی سبق یا سرگرمی کس حد تک دل چسپ اور مسرت بخش ہے۔ طالب علموں میں عموماً اور چھوٹے بچوں میں خصوصاً انہماک پایا جاتا ہے۔ انہماک کو فروغ دینے کے لیے والدین اور سرپرستوں کا تعاون لازمی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ معلم مذکورہ اشارے کے بارے میں والدین سے بات چیت کرے اور یہ دیکھے کہ بچہ کسی مخصوص سبق یا سرگرمی میں کس حد تک منہمک ہے۔

تجسّس (Curiosity) :

انسان میں چھان بین، دریافت، تحقیق اور آموزش کی کوشش سے اس کے تجسّس کی صلاحیت کا اظہار ہوتا ہے۔ تجسّس کی وجہ سے بچے کے رویّے میں ظاہر ہونے والی تبدیلی کو آموزش کا ایک اہم اشارہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ صلاحیت علم کے تئیں بچے کی پیاس اور لگن کو اُجاگر کرتی ہے۔ ہر بچے میں معلم سے سوال کرنے اور پوچھ تاچھ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس لیے بچے کے تجسس کا مشاہدہ کرنے کے لیے معلم کو اس کی جسمانی حرکات و سکنات اور چہرے کے تاثرات کا مشاہدہ کر کے تجسس کا پتہ لگانا ہوگا۔

سوالات کرنا (Questioning) :

اس عمل سے نہ صرف شبہات دور ہوتے ہیں بلکہ نئے سوالات بھی جنم لیتے ہیں اور حیرت انگیز معلومات بھی سامنے آتی ہیں۔ کسی چیز کے

بارے میں غور وخوض کرنے کے بعد بچہ متعلقہ پہلوؤں کے بارے میں کچھ سوالات کرسکتا ہے۔ بچے کی یہ پوچھ تاچھ اس جانب بھی اشارہ کرتی ہے کہ بچے نے معلم کی پچھلی باتیں بغورسنی ہیں یعنی بچے میں سننے کی صلاحیت کا ارتقا ہونے لگا ہے اور اب وہ بول رہا ہے یا بولنے کی کوشش کررہا ہے۔اس طرح بچے کی سننے اور بولنے کی صلاحیتوں کی جانچ ہوسکے گی۔لہٰذا معلم اس بات پر نظر رکھے گا کہ بچہ کسی سبق یا سرگرمی کے دوران یا بعد میں کس طرح کے سوالات کرتا ہے۔

مشاہدہ (Observation) :

کسی عمل یا واقعے میں انسان اپنے حواس کے ذریعے جو معلومات حاصل کرتا ہے اسے مشاہدہ کہتے ہیں۔ بچے میں خود آموزش کی عادت کو فروغ دینے میں یہ صلاحیت کافی مددگار ہوتی ہے۔تجربہ کرنے اور گروپ پروجیکٹ بنانے کے دوران آموزش کے اس اشارے پر توجہ دی جاسکتی ہے۔

درجہ بندی (Categorisation) :

متعدد چیزوں کی شناخت کرکے الگ الگ زمروں، خانوں یا درجات میں رکھنے کے عمل کو درجہ بندی کہتے ہیں۔دو مختلف کالموں میں تقسیم شدہ چیزوں کو باہم ملانے کا عمل بھی اسی اشارے میں شامل ہے۔اس عمل کے دوران بچہ مختلف گروپوں کو الگ الگ کرنے کے مقصد سے بھی واقف ہوجائے گا۔مثال کے طور پر ہم بچے سے مذکر مؤنث یا واحد جمع الگ الگ خانوں میں لکھوا سکتے ہیں۔اسی طرح دو کالموں کو جوڑنے کے لیے بھی کہا جاسکتا ہے۔معلم بچے پر نظر رکھے گا اور دیکھے گا کہ اس میں درجہ بندی کی صلاحیت کس حد تک پیدا ہوچکی ہے۔

معلومات کی تحریری پیش کش (Describing the Information in writing) :

زبان سیکھنے کے عمل میں لکھنے کی صلاحیت کا ارتقا ہونا لازمی ہے۔ یہ ہمارے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ بچے کے ذریعے تجربات، معلومات، مشاہدات اور خیالات کو لکھ کر بیان کرنے کے عمل کو معلومات کی تحریری پیش کش کہتے ہیں۔اس سطح پر بچے کی اصلاح کرنے میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ بچے کی تحریری پیش کش پر معلم کو بہت ہی احتیاط کے مثبت اور حوصلہ افزا تبصرے لکھنے چاہئیں۔

طریقۂ اظہار (Way of Expression) :

انسان اپنے تجربات، مشاہدات، معلومات اور خیالات کو بیان کرنے کے لیے جو طریقہ اختیار کرتا ہے وہ طریقۂ اظہار کہلاتا ہے۔اس سطح پر بچوں کے طریقۂ اظہار پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی حوصلہ افزائی اور اصلاح بھی ضروری ہے۔معلم بچوں کی باہمی گفتگو اور تدریس کے دوران ہونے والی بات چیت پر نظر رکھے گا اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرے گا کہ کلاس کا ہر بچہ اپنی بات کہہ سکے۔کچھ بچے اپنی بات بہت ہی جوش میں کہتے ہیں اور اپنے ساتھی کو بولنے نہیں دیتے۔ایسے موقع پر معلم اس کے تئیں منفی رویہ اختیار نہ کرے اور کوئی ایسا عملی طریقہ اختیار کرے کہ اس بچے میں اپنی بات کہنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی باتیں سننے کی عادت بھی فروغ پائے۔شرمیلے بچوں سے بھی اس طرح کی

بات چیت کی جائے کہ وہ کچھ نہ کچھ اظہارِ خیال کر سکیں۔مثال کے طور پر ان کے ماں باپ، بھائی بہن، دوستوں، اور آس پاس کے ماحول کے بارے میں بات چیت کی جاسکتی ہے۔

بلند خوانی (Loud Reading) :

زبان کی آموزش کے دوران بچوں کی بلند خوانی بہت اہمیت رکھتی ہے۔بلند خوانی کے دوران، یہ دیکھنا ضروری ہے کہ طلبا آواز کے اتار چڑھاؤ، لب و لہجے پر توجہ دیتے ہیں۔تلفظ، الفاظ کی صحیح ادائیگی کے وقت حرکات وسکنات کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

تلفظ (Pronunciation) :

اردو زبان کی تدریس میں تلفظ پر خاص زور دیا جاتا ہے۔معلم کا فرض ہے کہ وہ تدریس کے علاوہ بھی بچے کے تلفظ پر دھیان دے۔

لب ولہجہ(Tone) :

استاد کو تدریس کے علاوہ روزمرہ کی گفتگو اور ان کی باہمی بات چیت کے دوران بھی بچوں کے لب و لہجے پر توجہ دینی ہوگی۔لہجے میں نرمی، شائستگی اور شگفتگی پیدا کرنے کے لیے استاد کو مثالی لہجہ اختیار کرنا بہر حال لازمی ہے۔روزمرہ کی گفتگو اور تدریس کے دوران استاد طلبا کے لب و لہجے پر خاص توجہ دے۔

متن کی تفہیم(Comprehension of Text) :

متن کی تفہیم سے بچے میں جاننے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔اس سے بچے کی شخصیت میں خود اعتمادی اور نکھار آتا ہے۔معلم کو دیکھنا ہوگا کہ کیا طالب علم کہانی اور نظم سن کر یا پڑھ کر اس کے مرکزی خیال کو سمجھ کر اس کا اظہار کرتا ہے۔ادھورے جملوں کو پورا کر کے کہانی بیان کرتا ہے۔مختلف اشاروں کی مدد سے کہانی، مضمون یا نظم وغیرہ مکمل کر لیتا ہے۔اس طرح معلم دیکھے گا کہ بچہ کس حد تک متن کو سمجھ رہا ہے۔

محاوروں کا استعمال(Use of idioms) :

اردو زبان کی آموزش میں محاوروں کے برمحل استعمال کی بڑی اہمیت ہے۔اسی لیے محاوروں کے استعمال کی مشق بہت ضروری ہے۔بچے ان محاوروں کے معنی سمجھ کر انھیں اپنے جملوں میں استعمال کرتے ہیں۔ان میں کچھ بچے آسان اور عام جملے بناتے ہیں اور کچھ بچے نئے اور انوکھے جملے بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ایسے بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ دوسرے بچے بھی نئے جملے وضع کریں۔

مشاہدے کا تحریری بیان(Describing the Observation in Writing) :

کسی عمل یا واقعے سے انسان اپنے حواس کے ذریعے جو معلومات حاصل کرتا ہے اسے مشاہدہ کہتے ہیں۔بچے میں خود آموزش کی

عادت کوفروغ دینے میں یہ صلاحیت کافی مددگار ہوتی ہے۔معلم کو یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ بچہ اپنے مشاہدے کوتحریری طور پر کس حد تک بیان کر پاتا ہے۔وہ تصاویر اور اشیا کا مشاہدہ کرکے ان کی فہرست بنالیتا ہے۔اس فہرست کی بنیاد پر ہر ایک کے بارے میں کچھ لکھ پاتا ہے۔ان کا ایک خاکہ بیان کرتا ہے۔ان چیزوں کے بارے میں کوئی کہانی یا نظم لکھتا ہے۔

کہانی بیان کرنا اور لکھنا (Story telling and Writing) :

زبان کی تدریس و آموزش میں کہانی سننے اور سنانے کا طریقہ نہایت موثر ثابت ہوتا ہے۔یہ نفسیاتی طور پر بچوں کو متوجہ کرتا ہے۔بچہ سنی ہوئی کہانیوں کو بیان کرتا اور لکھتا ہے۔کہانیوں کا خلاصہ لکھتا ہے۔وہ کہانیوں کا تسلسل برقرار رکھتا ہے۔وہ کہانی میں اپنی طرف سے اضافے اور کانٹ چھانٹ کرکے نیا پن پیدا کرتا ہے۔کچھ بچے کہانیاں بناتے ہیں اور انھیں بیان کرتے ہیں۔کہانی بیان کرتے وقت اس کے لب و لہجے اور الفاظ کے انتخاب پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔

رویّے اور برتاؤ (Attitude & Aptitude) :

آموزش کا یہ اشارہ بچے کی شخصیت کے ارتقا میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس کا تعلق لسانی پہلو سے زیادہ اخلاقی اقدار سے ہے۔اساتذہ کے تئیں عزت واحترام سے پیش آنا،اپنے ہم جماعت اور اسکول کے دیگر ساتھیوں کے ساتھ اس کا برتاو، ہمدردی کا جذبہ، ہر کسی سے خوش اخلاقی سے مل جل کر رہنا اور سب سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرنا وغیرہ بچے کے رویّے اور برتاؤ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اپنی کمزوریوں کو سمجھ کر ان پر قابو پانا اور اصلاح کرنا بھی طالب علم کے فکری اور عملی رویّے کے لیے نہایت اہم ہیں۔

اعلیٰ ابتدائی سطح پر سی سی ای کے لیے مثالی مواد

نمونۂ سبق : 1

سبق کا نام : کابلی والا　　　　جماعت : چھٹی

ہر انسان ایک کہانی ہے۔ہم سب چلتی پھرتی کہانیاں ہیں۔ہم کہانیاں جیتے ہیں،ہم کہانیوں کے اندر جیتے ہیں۔ پیدا ہونے کے معنی ہیں ایک لمبی کہانی کی شروعات۔ جو بس شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے اسٹیج کا پردہ اٹھتا ہے اور ڈرامہ شروع ہو جا تا ہے۔ ڈرامہ کیا ہوتا ہے، ایک کہانی ہی ہوتی ہے جو بیان نہیں کی جاتی، کر کے دکھائی جاتی ہے۔ڈراما بھی ایک مقام پر ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کی کہانی جاری رہتی ہے۔انسان مر جاتا ہے لیکن دوسرے اور بہت سے انسانوں میں اس کی کہانی زندہ رہتی ہے۔کابلی والا بھی ایک کہانی ہے، جو کاغذ کے صفحات پر تو ایک خاص موڑ پر ختم ہو جاتی ہے لیکن منّی اور کابلی والا کا سفر جاری ہے، کابلی والا کی بیٹی ابھی زندہ ہے۔ وہ کہانی کے کس موڑ پر ہے یہ ایک راز ہے اور اسی لیے اس سسپنس میں بھی ایک کہانی چھپی ہے۔

کہانی کابلی والا کے مطالعے سے پہلے (Pre-reading) :

استاد نقشے کی طرف اشارہ کر کے بتا تا ہے کہ ہمارے مشرقی چھور پر صرف بنگلہ دیش ہی نہیں ہے۔اس کے اور پیچھے لگا ہوا برما بھی ہے اور ہمالیہ کے ادھر چین بھی ہے۔ جو ہمارا پڑوسی ہے جس سے ہماری سرحدیں ملتی ہیں۔ بچے یہ جان کر بہت خوش ہوتے ہیں۔استاد بتاتے ہیں کہ کبھی ہمارے دیس کی سرحدیں افغانستان سے بھی ملا کرتی تھیں۔ایک طرح سے وہ بھی ہمارا پڑوسی ملک ہی ہے۔استاد بچوں سے اس کی راجدھانی کے بارے میں پوچھتے ہیں۔امجد ہاتھ، اٹھا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ افغانستان کی راجدھانی کابل ہے۔ جہاں اریز فائیو اسٹار ہوٹل میں اس کے بڑے بھائی مینجر ہیں۔

آموزشی اشارے (Learing Indicators) :

- بچوں کو دنیا کا نقشہ دیکھنے کا تجربہ ہے۔
- وہ بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ استاد کی باتیں سنتے ہیں اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- ان میں سے اکثر نے کناڈا، امریکہ، انگلینڈ، فرانس، تُرکی اور ایران کے نام سن رکھے ہیں۔
- بچوں کو یہ بھی پتہ ہے کہ ہمارے ملک کی سرحدیں کس کس ملک سے ملی ہوئی ہیں۔
- ایک بچہ یہ کہہ کر بھونچکا کر دیتا ہے کہ پرندے اور جانور ہم سے اچھے ہیں کہ سرحدوں کے ادھر اور ادھر آزادی سے آجا سکتے ہیں لیکن ساری رکاوٹیں انسانوں کے لیے ہیں۔

- استاد بتاتا ہے کہ آہستہ آہستہ پوری دنیا ایک گاؤں میں بدلتی جارہی ہے۔ یہ دوریاں بھی ایک دن نزدیکیوں میں بدل جائیں گی۔
- بچے اس بات پر بھی خوش تھے کہ اردو زبان کی کلاس میں انھیں کچھ نہ کچھ جغرافیے کا علم بھی حاصل ہوا۔
- یہ بھی پتہ چلا کہ بچے اچھی خاصی اظہار کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- بڑے بڑے ملکوں کے نام صحیح ادا کرتے ہیں۔
- ان کے بعض جواب اور سوال اطمینان بخش تھے۔

لکھائی کی طرف (Writing) :

- استاد بچوں سے کہتا ہے کہ کوئی پانچ ملکوں کے نام اپنی کاپی میں لکھو۔
- جن ملکوں کی راجدھانی کے نام سے واقف ہو، وہ بھی لکھو۔
- ایک دو سطر میں یہ بھی لکھو کہ ہم باہر کیوں جانا چاہتے ہیں یا نہیں جانا چاہتے تو کیوں نہیں چاہتے۔
- اگر انھیں سہولت ملے تو کیا تفریح کی غرض سے کسی بیرونی ملک جانا چاہیں گے۔
- بچوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اپنے دل کی باتیں لکھنے کی کوشش کی۔
- زیادہ تر بچوں نے بیرونی ممالک کے سفر کے لیے اپنی دلچسپی دکھائی۔
- انھیں یہ آزادی تھی کہ وہ ایک دوسرے سے بحث کرکے کوئی پروگرام طے کرسکیں اور اسے اپنی زبان میں لکھ سکیں۔
- بچوں نے ایک دوسرے کی مدد بھی کی۔ انھوں نے اپنے شکوک استاد کے بجائے ایک دوسرے کی مدد سے دور کیے اور صحیح لکھنے کی کوشش کی۔

اندازۂ قدر کے نکات (Points for assessment) :

بیشتر بچے افغانستان کے نام سے واقف تھے لیکن اُنھیں یہ پتہ نہیں تھا کہ دنیا کے نقشے میں وہ کہاں واقع ہے اور اس کی راجدھانی کا نام کیا ہے۔ جو بچے جانتے تھے انھوں نے بلیک بورڈ پر ٹنگے ہوئے دنیا کے بڑے نقشے پر افغانستان اور اس کی راجدھانی کابل کی نشاندہی کی۔ استاد نے بتایا کہ کابل میں رہنے والوں کو کابلی کہتے ہیں۔ جس طرح کہ ہندوستان میں رہنے والے ہندوستانی کہلاتے ہیں۔ ہندوستان ہمارا وطن ہے ہم سب اس کے شہری ہیں۔ استاد نے یہ بھی بتایا کہ 'کابلی والا' رابندر ناتھ ٹیگور جیسے عظیم ادیب کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کہانی میں کابلی والا۔ ایک اہم کردار ہے۔ جو شہر شہر گلی گلی گھوم کر سوکھے میوے بیچتا ہے۔ وہ کابل کا رہنے والا ہے لیکن روٹی روزی کے لیے اسے اپنے وطن سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ یہی مقصد اسے بنگال کی سرزمین پر کھینچ لاتا ہے۔

- زیادہ بچّوں نے زبانی اور تحریری طور پر بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ کچھ بچّے ایسے بھی تھے جو معلومات کم رکھتے تھے۔ اس لیے استاد اور دوسرے بچّوں کی گفتگو سے انھیں بہت سا نیا علم حاصل ہوا۔ ایسے بچّوں کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔

- عام طور پر اظہار اور لکھنے میں تلفظ اور املا کی غلطیاں پائی گئیں بچّے ہندی کے اثر سے پھ اور ف بولتے ہیں جیسے پھر کو فر یا پھول کو فول، بعض بچے ش صحیح طریقے سے نہیں ادا کر پاتے۔ بعض کے یہاں ق اور غ کی آوازیں ک اور گ میں بدل گئی تھیں۔
- بچّوں نے ایک دوسرے کی غلطیاں نکالیں اور انھیں درست کرنے کی کوشش کی۔ استاد نے ضرورت پڑنے پر رہ نمائی بھی کی۔

آموزشی اشارے (Learning Indicators) :

- بچّے زبان سیکھنے کے علاوہ جغرافیے سے بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔
- ان کا تجسس بیدار تھا۔ زیادہ سے زیادہ جاننے کی طلب تھی اکثر نئی باتوں کو اپنی نوٹ بک میں لکھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔
- بچّے رابندر ناتھ ٹیگور کے نام ہی سے نہیں کاموں سے بھی واقف تھے۔ 'کابلی والا' کہانی سے پہلے وہ رابندر ناتھ ٹیگور کی زندگی کے بارے میں سبق پڑھ چکے تھے۔
- بچّوں کو پتہ تھا کہ وہ بنگال کے تھے، انھوں نے کہانیاں اور ڈرامے ہی نہیں گیت بھی لکھے۔ ہمارا قومی ترانہ انھیں کا لکھا ہوا ہے۔ وہ بہت بڑے ماہر تعلیم بھی تھے۔ مصور بھی تھے، موسیقی کے ماہر بھی تھے۔ ''شانتی نکیتن'، انھیں نے قایم کیا تھا۔
- ایک بچّے کو یہ بھی پتہ تھا کہ ٹیگور کو اپنی شاعری کے مجموعے 'گیتانجلی' پر دنیا کا سب سے بڑا انعام 'نوبل پرائز' بھی ملا تھا۔
- ایک دوسرے بچّے نے یہ بتایا کہ وہ پہلے ہندوستانی ہیں جنھیں یہ انعام ملا تھا۔

اندازۂ قدر کے نکات (Points for assessment) :

- الگ الگ (یعنی انفرادی طور پر) بچّوں کی ذہنی شمولیت (mental involvement) کا اندازہ لگایا گیا۔
- یہ بھی دیکھا گیا کہ سب کے ساتھ مل کر (یعنی اجتماعی طور پر) وہ گھلنے ملنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نہیں۔
- چالیس بچّوں میں سے صرف چار بچّے ایسے تھے جن میں جھجک پائی گئی۔ استاد نے ان کی حوصلہ افزائی کی۔
- بعض بچّے سرحد کے معنی جانتے تھے، بعض کو اس کا علم نہیں تھا۔ انھوں نے اس نئی معلومات کو یاد رکھا اور بڑے اچھے ڈھنگ سے دوہرایا۔
- بچّوں نے اپنے سفر کے تجربے لکھے ضرور لیکن وہ بہت مختصر تھے۔ زیادہ تر انھوں نے اشاروں میں باتیں کیں۔ پورے جملے لکھنا تو انھیں آتا ہے، لیکن الفاظ کا ذخیرہ (Vocabulary) کم ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ نہیں لکھ پائے۔
- بچّوں نے آپس میں ایک دوسرے کی کاپیاں دیکھیں۔ انھوں نے جو لکھا تھا اس کے بارے میں انھوں نے آپس میں بات چیت بھی کی۔ ایک دوسرے کی تعریف بھی کی اور غلطیاں بھی نکالیں۔

’کابلی والا‘ اور اس کا متن :

استاد نے کم سے کم لفظوں میں ’کابلی والا‘ کی کہانی سنائی۔ ’کابلی والا‘ اکثر سوکھے میوے بیچنے آتا ہے۔منّی نام کی بچّی سے اسے لگاؤ ہوجاتا ہے۔پہلے وہ ڈرتی تھی کہ ’کابلی والا‘ اپنے تھیلے میں ڈال کر اسے کہیں لے نہ جائے مگر اس کے والد اس کا یہ ڈر نکال دیتے ہیں۔کابلی والا منّی کو کھانے کے لیے پستہ، بادام بھی دیتا ہے۔ایک دن پیار سے وہ اسے ایک اٹھنّی (یعنی آج کے حساب سے 50 پیسے) بھی دیتا ہے منّی کی ماں کو پتہ چلتا ہے تو وہ منّی کو بہت ڈانٹتی ہے، منّی کو بھی کابلی والے سے بہت اُنس ہوجاتا ہے، ’کابلی والا‘ کہیں بھی جائے، منّی سے ملنے کے لیے وقت نکال ہی لیتا ہے۔ بیچ میں ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آتا ہے۔ایک چپراسی نے بہت دنوں کے بعد بھی اس کا ادھار نہیں چکایا تو اس سے تو تو میں ہوجاتی ہے، غصّے میں کابلی والا جس کا نام رحمت تھا، چپراسی پر چاقو سے وار کردیتا ہے۔اس جرم میں اسے سات سال کی سزا ہوجاتی ہے۔وہ جب سزا سے لوٹتا ہے تو پتہ چلتا ہے منّی بڑی ہوگئی ہے اور اس کی شادی ہورہی ہے۔منّی اس سے ملتی ہے۔کابلی والا بتاتا ہے کہ منّی کے برابر ہی اس کی بیٹی بھی ہے۔وہ بتاتا ہے کہ منّی سے اس کو اس لیے لگاؤ تھا۔اس کے پاس ایک پڑیا تھی جس میں اپنی بیٹی کے ہاتھ کا نشان تھا۔ جسے وہ ہمیشہ چھاتی سے لگا کر رکھتا تھا۔یہ سن کر منّی کے والد کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔یہ سوچ کر کہ منّی بڑی ہوگئی ہے، اس کی شادی ہورہی ہے تو اس کی بیٹی بھی بڑی ہوگئی ہوگی۔پتہ نہیں اتنے برسوں میں اس کا کیا ہوا ہو؟ کہانی یہاں پہنچ کر ختم ہوجاتی ہے۔

آموزشی اشارے :

- سب بچّوں کو کابلی والے پر رحم آتا ہے کہ اُسے غلط سمجھ لیا گیا تھا۔
- منّی کی ماں کی یہ بات انھیں بری لگتی ہے کہ انھوں نے کابلی والے کو بچہ چور سمجھ رکھا تھا۔
- پہلے پہل بچے بھی نہیں سمجھ پاتے کہ کابلی والا منّی پر اتنا فِدا کیوں ہے، بعد میں انھیں یہ جان کر بہت دُکھ ہوتا ہے کہ منّی کے برابر ہی اس کی ایک بیٹی بھی ہے جس سے وہ کئی برسوں سے نہیں مل پایا ہے۔
- بچوں کو پہلی بار یہ علم ہوتا ہے کہ افغانستان میں بادام، پستے، اخروٹ، کشمش بہت پیدا ہوتی ہے۔وہیں سے یہ چیزیں اب بھی ہمارے یہاں آتی ہیں۔
- بچے اس کی کہانی میں استعمال میں آئے ہوئے نئے الفاظ نوٹ کرتے ہیں جیسے صافہ، خوف، مجمع، شبہ، مصروف، احتیاط وغیرہ۔
- بچے ان محاوروں کو بھی نوٹ کرتے ہیں: حق مارنا، دام وصول کرنا، مال دبالینا، وار خالی جانا اور لین دین کرنا۔
- بچے ان جملوں کے بارے میں بھی پوچھتے ہیں جو توسین (Inverted Commas) میں ہیں جنھیں مکالمہ کہتے ہیں۔
- بچوں کی خاص دلچسپی یہ جاننے کے لیے تھی کہ کابلی والے کی بیٹی کا کیا ہوا؟ وہ اس سے کب ملا؟ اس کی بیٹی اسے پہچان سکی یا نہیں یا کابلی والا اپنی بیٹی کو اتنی بڑی عمر میں پہچان سکا کہ نہیں۔

- بچے استاد سے یہ بھی کہتے ہیں کہ اب اگر دوبارہ کابلی والا پھیری کے لیے آئے گا تو اسے اپنی کاغذ کی پُڑیا بڑی بنانی پڑے گی کیوں کہ اب اس کی بیٹی کی ہتھیلی بھی بڑی ہوگی جس کا نشان اس کے لیے بہت بڑا سکون کا باعث تھا۔

اندازۂ قدر کے نکات :

- جماعت میں ہر بچے نے اپنے اپنے ڈھنگ سے یہ کہانی سنائی۔
- 10 بچے ایسے تھے جنھوں نے زیادہ بہتر ڈھنگ سے کہانی سنائی۔ اگر چہ انھوں نے بھی اسے بہت مختصر کر دیا تھا۔
- اکثر بچے چار چھ جملے کہہ کر آگے نہیں بڑھ سکے۔
- بچوں نے جب اپنی نوٹ بک میں کہانی لکھی تو وہ زیادہ بڑی تھی۔
- بچوں نے آپس میں بات چیت کے ذریعے اپنی غلطیاں درست کرنے کی کوشش کی۔
- استاد نے جگہ جگہ رہ نمائی کی اور عام غلطیوں کو بورڈ پر لکھ کر بتایا۔ خاص غلطیوں کی نشاندہی نوٹ بکس میں درست کیں۔
- کل ملا کر استاد کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بچوں کا تجسس بیدار تھا۔ کہانی سنانے میں ان کی دلچسپی نظم سے زیادہ تھی۔ انھیں کہانی کو پھیلانا نہیں آتا لیکن کہانی کی خاص باتوں کو وہ ضرور دہراتے ہیں۔
- کہانی سنانے سے زیادہ لکھنے میں انھیں دلچسپی تھی۔ گھریا اظہار اور بیان کرنے یا بات سے بات نکالنے کا ڈھب انھیں کم آتا ہے۔

نمونہ سبق : 2

سبق کا نام : برسات کی بہاریں   **جماعت : ساتویں**

نظم میں موسمِ بہار کا رنگا رنگ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یہ وہ موسم ہے جس میں قدرت اپنے ہزار رنگوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ پیڑ، پودوں کو نئی زندگی ملتی ہے۔ چرند پرند میں ایک نئی جان سی آجاتی ہے۔ انسانوں میں بھی ایک نیا جوش پیدا ہوجاتا ہے۔ ہر طرف زندگی دھوم مچاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ چاروں طرف حرکت ہی حرکت ہے کوئی چیز ٹھہری ہوئی رُکی ہوئی نہیں ہے جیسے برسات کا موسم یہ پیغام دے رہا ہو کہ زندگی زندہ دلی کا نام ہے، مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔

برسات کی بہاریں

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاہٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے سبزا ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگل میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

کیا کیا رکھے ہیں یارب سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

جو مست ہوں اُدھر کے کر شور ناچتے ہیں
پیارے کا نام لے کر کیا زور ناچتے ہیں

بادل ہوا سے کر کر گھنگھور ناچتے ہیں
مینڈک اُچھل رہے ہیں اور مور ناچتے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
بولیں بئے بٹیریں قمری پکارے کُو کُو
پی پی کرے پپیہا بگلے پکارے تُو تُو
کیا ہُد ہُدوں کی حق حق کیا فاختوں کی ہُو ہُو
سب رٹ رہے ہیں تجھ کو کیا پنکھ کیا پکھیرو
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
اس رُت میں ہیں جہاں تک گلزار بھیگتے ہیں
شہر و دیار کوچے بازار بھیگتے ہیں
صحرا و جھاڑ بوٹے کہسار بھیگتے ہیں
عاشق نہارتے ہیں دل دار بھیگتے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

نظیر اکبرآبادی

مقاصد

- نظم کو پوری توجہ سے پڑھنا۔
- نظم سے لطف اندوز ہونا۔
- برسات کے موسم میں اپنے تجربات کی روشنی میں نظم سے انھیں ربط دینا۔
- برسات کے تعلق سے اپنے تاثرات کو ایک چھوٹی سی نظم میں پرونے کی کوشش کرنا۔

نظم کے مطالعے سے قبل

بچوں نے برسات کا موسم دیکھا ہوگا۔ اس سے انھوں نے لطف بھی لیا ہوگا۔ ان کے مابین ایک مباحثے کا انعقاد کیا جائے جس میں وہ برسات سے حاصل ہونے والی رحمتوں اور زحمتوں کے موضوع پر بحث کریں گے۔

اس طرح بچوں کے دو گروہ بنیں گے ایک اس کے فائدوں پر زور دینے والا ہوگا۔ دوسرا برسات کی زیادتی سے پیدا ہونے والی بربادیوں کو موضوع بنائے گا۔

- بچّے بتائیں گے کہ برسات کا انھیں کیوں انتظار رہتا ہے۔
- گھر اور اسکول کی حالت ان دنوں میں کیا ہوتی ہے۔
- برسات سے پہلے کیا کیا تیاری کرنی پڑتی ہے۔
- کیا برسات رحمت ہی رحمت ہے یا زحمت بھی ہے۔
- بچے بتائیں گے کہ برسات ہوتو کیسی ہو۔
- برسات سے لطف لینے کے لیے انھیں آزادی کیوں ملنی چاہیے۔
- استاد بورڈ پر 'برسات کا موسم' لکھے گا اور بچوں سے کہے گا کہ برسات سے متعلق الفاظ جمع کر کے لکھیں یا بتائیں جیسے بوندیں، قطرے، موسلا دھار، بارش، کیچڑ، سیلاب وغیرہ۔

آموزشی اشارے :

- بچے بحث میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔
- وہ باری باری سے ان تاثرات کو بیان کرتے ہیں جو انھیں برسات کے موسم سے حاصل ہوئے تھے۔
- وہ دوسرے موسموں کے مقابلے میں برسات کے موسم کو پسند کرنے کی وجوہات بتائیں گے۔
- وہ برسات کے موسم میں کچھ الگ قسم کا کھانا، کھیلنا اور پہننا پسند کرتے ہیں۔

اندازۂ قدر کے اہم نکات :

- غور فکر کی عادت۔
- اپنے تصورات کو الفاظ کی مدد سے ظاہر کرنا۔
- اپنی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرنا۔

نظم کی قرأت :

- نظم کو بآوازِ بلند پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ ہر لفظ صاف سنائی دے۔
- نظم کو جذباتی اتار چڑھاؤ کے ساتھ ادا کرنا۔
- طلبا انفرادی طور پر بھی نظم پڑھیں اور اجتماعی طور پر بھی ترنم کے ساتھ گائیں۔
نظم کی روشنی میں تین گروہ بنیں گے۔ ایک گروہ بتائے گا کہ
- برسات کے موسم کا اثر سبزہ زاروں پر کیا پڑتا ہے دوسرا گروہ بتائے گا۔
- پرندوں پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے تیسرا گروہ بتائے گا کہ انسانی زندگیوں پر وہ کیا اثر قائم کرتا ہے۔

آموزشی اشارے :

- وہ نظم سنتے ہیں اوراس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- وہ نظم میں زندگی سے لبریز ماحول سے متاثر ہوتے ہیں۔
- نظم میں کئی نئے الفاظ اور پرندوں کی آوازوں سے لطف اٹھاتے ہیں۔
- وہ نظم میں چھپی ہوئی موسیقی کی تعریف کرتے ہیں۔
- وہ برسات کے موسم سے ملنے والے اپنے تجربات بیان کرتے ہیں۔
- انھیں ایک دوسرے کے تجربات اور تاثرات کا علم ہوتا ہے اوراس علم سے انھیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔
- وہ نظم سے متعلق بہت سے سوالات کا صاف ستھری زبان میں جواب دیتے ہیں۔
- وہ نظم کا مرکزی خیال سمجھتے ہیں۔
- وہ نظم کے اُن بندوں کی نشاندہی کرتے ہیں جو کسی نہ کسی وجہ سے سب سے زیادہ پسند ہیں۔
- بچے باری باری نظم کو پسند کرنے کی وجہ بتاتے ہیں۔

اندازۂ قدر کے اہم نکات :

- زبان کی باریکیوں اور خوبیوں کو جاننا۔
- نظم کی خوبیوں کو سمجھنا۔

بعد از قرات :

یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ نظم میں برسات کے تعلق سے جو تجربات بیان کیے گئے ہیں ان کے تجربات ان میں میل کھاتے ہیں یا الگ ہیں۔ کس قسم کے تجربات سے انھیں سابقہ پڑا۔ اچھے یا بُرے فرحت بخش یا تکلیف دہ۔

آموزشی اشارے :

- بچے نظم کے تجربات اور اپنے تجربات کا تقابل کرتے ہیں۔

تحریر :

گروہی سطح پر بچے بحث کرتے ہیں اور 'برسات کے موسم کے مزے' عنوان پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ استاد اشاروں میں کچھ نکتے بھی بتاتا ہے۔ جیسے:

- زمین، پیداوار اور انسانوں کو پانی کی فراہمی
- ریگستان سے بچاؤ
- دریاؤں سے بجلی کی فراہمی
- گرمی کی بیماریوں سے بچاؤ

آموزشی اشارے :

- بچے صاف ستھری زبان میں اپنے تجربات ادا کرتے ہیں۔
- وہ متن سے متعلق سوالات کے جواب لکھتے ہیں۔
- وہ ہر پرندے کے نام کے آگے اس کی بولی یا آواز لکھتے ہیں۔
- وہ چرند اور پرندے کے اعمال درج کرتے ہیں۔
- وہ نظم میں استعمال کردہ اسماء اور افعال کو ترتیب وار لکھتے ہیں۔
- وہ ہر بند کے قافیوں اور ردیفوں کو ترتیب وار لکھتے ہیں۔

ماحولیات :

- وہ ماحولیات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہیں۔
- وہ بتاتے ہیں ریگستان کیوں بڑھتے جاتے ہیں۔
- جنگلوں کو کاٹنے سے کیا کیا نقصان ہو سکتے ہیں۔
- بارش کی کمی کی وجہ سے انسانی زندگیوں کو کن کن پریشانیوں سے سابقہ پڑ سکتا ہے۔
- ماحولیاتی آلودگی سے بچے کی نشو ونما پر کیوں اثر پڑ سکتا ہے۔
- ماحولیاتی آلودگی کا اثر پرندوں پر بھی پڑتا ہے۔ان کی کئی نسلیں ختم ہو چکی ہیں اور ہوتی جارہی ہیں۔
- ماحولیاتی آسودگی سے زمین کی زرخیزی اور تخلیقی صلاحیت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔

آؤ نظم بنائیں :

بچو! تم نے دیکھا نظم اس لیے ہوتی ہے کہ اس میں ایک طرح کی موسیقی ہوتی ہے۔وہ ایک خاص بحر اور وزن میں لکھی جاتی ہے۔جس کا نظم میں شروع سے آخر تک رکھا جاتا ہے۔تم نے دیکھا کہ برسات، باغات، قطرات، گھات وغیرہ الفاظ میں 'ت' کی آواز کو دہرایا گیا ہے جو قافیے کی بندش کے لیے ضروری ہے۔' کی بہاریں' کی تکرار ہر مصرعے میں جوں کی توں برقرار ہے۔اس طرح کی بندش ردیف کہلاتی ہے۔

قافیہ پیمائی کے لیے بچوں سے کہا جائے گا۔ پہلے وہ تک بندی کریں گے بعد میں انھیں وزن، قافیے اور ردیف کا صحیح علم ہوتا جائے گا۔ مثلاً بچے بتائیں گے کہ 'برسات' کو ذہن میں رکھ کر اور دوسرے کون کون سے قافیے بنائے جاسکتے ہیں۔ جیسے حالات، رات، بات، ملاقات وغیرہ۔

ہُد ہُد، فاختہ، قمری وغیرہ کی بولیاں آپ نے سنیں۔ کوّے، چیل، کبوتر، بلی اور کتے کی آوازیں کیا ہوتی ہیں۔ نظم میں سے اسما، صفات، تضاد، مترادف تلاش کریں۔

استاد کیا دیکھیں گے :

1۔ غور و فکر کی صلاحیت اور نظم لکھواتے وقت بچوں سے منطق کی توقع نہ کریں بلکہ یہ دیکھیں کہ اس نے اپنی سوچ/فکر میں کس تجربہ کو اور کس زبان کو شامل کیا ہے۔

2۔ اپنی زبان استعمال کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ کہاں تک بامعنی ہے۔

3۔ ان سب کا اندازہ زبان کے آموزشی اشاروں کو ذہن میں رکھ کر ہی کریں گے۔

(Way of Assessment) اندازۂ قدر کے طریقے

تعلیمی مراحل میں طلبا کا اندازۂ قدر ایک ضروری عمل ہے۔استاد نے جو کچھ بھی پڑھایا ہے اسے طالب علم نے کس حد حاصل کیا ہے اس کا صحیح اندازہ کرنا بہت ضروری ہے۔اندازۂ قدر کے مختلف طریقے ہیں۔جن میں تحریری رپورٹ،گروپ پیش کش،جماعت میں طلبا کی شمولیت، حاضری،تفویض کام کرنے کی صلاحیت اور امتحانات میں ان کی کارکردگی کی جانچ شامل ہے۔

طالب علم کے اندازۂ قدر سے استاد کو اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ طالب علم کی تعلیمی،ذہنی،جذباتی،سماجی اور روحانی نشو و نما کس حد تک ہو رہی ہے۔اندازۂ قدر کے اس عمل میں استاد کا رویہ غیر جانب دارانہ ہونا چاہیے اور اسے ہمیشہ مثبت رائے پیش کرنا چاہیے۔کسی بھی منفی پہلو کو بدلنے کے لیے بہت احتیاط کے ساتھ صحیح طریقۂ کار استعمال کرنا چاہیے۔استاد کس وقت کون سا طریقۂ کار استعمال کرے گا اس بات کا بھی خیال رکھے۔

اندازۂ قدر کے مختلف طریقے :

1۔ اپنی جانچ آپ (Self Assessment):

اندازۂ قدر کے اس طریقے میں طالب علم اپنی جانچ آپ کرتا ہے۔اس تکنیک میں SWOT کے اصول کو اپنایا جا سکتا ہے یعنی طالب علم اپنی خوبیوں کا اندازہ لگائے،اپنی کمزوریوں کا اندازہ کرے،اسے کون کون سے مواقع ملتے ہیں اور وہ ان سے کتنا فائدہ اٹھاتا ہے اور کن کن باتوں سے اس کے اعتماد میں کمی آتی ہے۔یہ اندازۂ قدر انفرادی طور پر ہوتا ہے جیسے ہر طالب علم اپنی روزمرّہ کی ڈائری لکھے اور اس میں اپنے بارے میں بیباک ہو کر لکھے۔اس اندازۂ قدر میں استاد کی مدد بھی لی جا سکتی ہے یعنی استاد کے بنائے ہوئے اصولوں اور نمونوں کے مطابق اپنا اندازۂ قدر کرے۔بلند خوانی،نظم خوانی،املا وغیرہ کی مدد سے بھی اندازۂ قدر ہو سکتا ہے۔

2۔ ہم جماعتی اندازۂ قدر (Peer Assessment):

یہ اندازۂ قدر کا ایک اہم اور مؤثر آلہ ہے۔یہ ایک دن کی کارروائی نہیں ہے بلکہ مسلسل چلنے والا عمل ہے۔اس میں استاد کو طلبا کے ساتھ مل کر منظم طریقے سے منصوبہ بندی کرنا پڑتی ہے۔ہم جماعت اندازۂ قدر کا استعمال روزمرہ کے کاموں میں یعنی سوالوں کے جواب،مضامین، تشریح،نظم،نثری پیرائے سے لے کر پروجیکٹ،پیشکش (Presentations) تک کیا جا سکتا ہے۔اس میں طلبا کو معلوم ہونا چاہیے کہ انھیں کس طرح اندازۂ قدر کرنا ہے۔اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ کسی بھی طرح کسی طالب علم کی دل شکنی نہ ہو۔

3۔ گروپ جانچ (Group Assessment):

یہ جانچ،ڈراما،کہانی،رول پلے،کھیل وغیرہ میں بہت مفید ہوتی ہے۔اس قسم کے اندازۂ قدر میں طلبا کے بڑے بڑے گروپ بنائے

جاتے ہیں اوران گروپ کے طلبا کوکسی بھی سرگرمی کی شروع سے آخر تک جانچ کی ذمے داری دی جاتی ہے اوراس تقریب کی تفصیلی رپورٹ مانگی جاتی ہے۔طلبا کو چھوٹے چھوٹے گروپ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اورانھیں تقریب میں حصہّ لینے والےطلبا کے کسی خاص پہلو کا اندازۂ قدر کرنے کی ذمےّ داری سونپی جاسکتی ہے جیسے اگرطلبا ڈرامہ کررہے ہیں تو ان کی باڈی لینگویج کیسی ہے اس کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا جائے۔اسی طرح دوسرا گروپ ڈائیلاگ کی ادائیگی کا تفصیلی جائزہ لے۔اس میں جماعت کے تمام طلبا گروپ کارکردگی میں شامل ہوسکتے ہیں۔

گروپ ورک کے اندازۂ قدر میں طالب علم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا اندازۂ قدر ہورہا ہے۔گروپ میں طالب علم کا اندازۂ قدر دوسطحوں سے کرنا ہوگا۔انفرادی طور پریعنی وہ اپنا رول کس طرح ادا کررہا ہے۔اورگروپ کے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اس کا رویّہ کیسا ہے۔

4۔ استاد کے ذریعے اندازۂ قدر (Teacher Assessment) :

اندازۂ قدر کا یہ طریقہ مفید ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ استاد اس میں معروضیت اختیار کرے۔اس اندازۂ قدر میں استاد طالب علم کے تمام پہلوؤں کو دیکھتا ہے اور باریک بینی کے ساتھ ہر پہلو کی جانچ کرتا ہے۔اس طریقۂ کار میں استاد ہرایک طالب علم کا انفرادی طور پر اندازہ لگاتا ہے۔

5۔ اساتذہ کی ٹیم کے ذریعے اندازۂ قدر(Teachers' Team Assessment and Evaluation) :

اس طرح کے اندازۂ قدر میں اساتذہ کی ایک ٹیم تشکیل دی جاتی ہے۔اس میں مختلف مضامین کے اساتذہ شامل ہوتے ہیں۔یہ ٹیم ہر طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہے اوراس کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کی جانچ کرتی ہے۔

6۔والدین کے ذریعے اندازۂ قدر (Parents Assessment) :

عام طور پر والدین اپنے بچّے کے ساتھ ساتھ دوسرے طلبا سے بھی ربط رکھتے ہیں۔جہاں اپنے بچّے کی خوبیوں اورخامیوں سے استاد کو باخبر رکھتے ہیں وہیں وہ دوسرے طلبا کی خوبیوں اورخامیوں سے استاد کو باخبر رکھ سکتے ہیں۔

(Recording and Reporting)اندراج اور رپورٹنگ

طالب علم کے اندازۂ قدر کے لیےاس کے ذریعے کی جانے والی تمام کاروائیوں کا ریکارڈ رکھنا ضروری ہے۔رواں تعلیمی سال میں جانچ کرتے وقت استادکوذہن نشیں رکھنا چاہیے کہ اس کے ذریعے کی گئی ریکارڈنگ سمجھ میں آسکے۔

اندراج کا عمل شروع ہوتا ہے اس وقت استاد کو دیکھنا چاہیے کہ طالب علم سال کے شروع میں کس مقام پر ہے یعنی آموزش کی سطح کیا ہے۔استاد یہ بھی دیکھے کہ سال کے اختتام کے اس کی توقعات پوری ہوئیں یا نہیں؟اسی کے ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ سال کے آخر تک مقصد حاصل کرنے کے لیے طالب علم کو کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔طالب علم کی ترقی کے لیے ان کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔استادکو چاہیے کہ طالب علم نے جوکچھ بھی کیا ہے اس کا ریکارڈ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی ترقی پر برابر نظر رکھے۔اندراج تین طرح سے کیا جاتا ہے۔

1- طالب علم کے لیے:۔ اندراج کرتے وقت طالب علم کی سال بھر کی کارکردگی کو پورٹ فولیو کی شکل میں یکجا کرنا چاہیے۔طالب علم کے تمام کاموں کا اندازۂ قدر کرکے اسے سنبھال کر رکھنے کی ہدایت دی جانی چاہیے کیوں کہ طالب علم کا پورٹ فولیو اس کی شروع سے آخر تک کی کارکردگی کے بارے میں معلومات فراہم کرے گا۔اس پورٹ فولیو کے ذریعے استادکو اس کی ترقی کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوسکے گی۔استادطالب علم کی کارکردگی کا نہ صرف جائزہ لے سکتا ہے بلکہ اس کی ترقی کا موازنہ بھی کرسکتا ہے۔

2- والدین کے لیے:۔ والدین کو طالب علم کی کارکردگی بتانے کے لیے استاد پروگریس رپورٹ تیار کرتا ہے۔اس رپورٹ میں استاد طالب علم کے تعلیمی پہلوؤں کے علاوہ شخصیت کے بہت سے پہلوؤں کا بھی اندراج کرتا ہے جیسے طالب علم کی صحت کیسی ہے،اس کا برتاؤ کیسا ہے اور اس کا غیر تدریسی کاموں میں کردار کیا رہا ہے۔

3- استاد کے لیے:۔ اندراج کرتے وقت استادکو بہت محتاط رہنا چاہیے کیوں کہ استاد کی ذراسی لغزش طالب علم کی زندگی سے کھلواڑ کرسکتی ہے۔اندراج کرتے وقت استادکو ذہن کھلا رکھنا چاہیے اور غیر جانب داری کے ساتھ طالب علم کے بارے میں اندراج کرنا چاہیے۔

استاد اپنی ڈائری میں طالب علم کی روزمرہ کی کارکردگیوں کا اندراج کرتا ہے۔اندراج کرتے وقت طالب علم کی شخصیت کے اہم پہلوؤں پر دھیان دینا چاہیے تاکہ اس کی شخصیت کی مکمل نشوونما ہوسکے۔ طالب علم کی ترقی سے متعلق درجہ بندی (Gradation) کے مختلف خاکے اور رجسٹر تیاّر کرنا چاہیے جس میں اس کے تمام مضامین کی کارکردگی کی بنا پر گریڈ کا اندراج کیا جائے۔طالب علم سے متعلق تمام باتوں اور اس سے متعلق اطلاعات کا صحیح اندراج کرنا ضروری ہے۔

استادکو چاہیے کہ طالب علم کی سرگرمیوں پر اپنے تاثرات دے اور اس بات کا خیال رکھے کہ یہ تاثرات مثبت ہوں کیوں کہ منفی تاثرات طالب علم کے تعلیمی پہلوؤں اور شخصیت پر اثرانداز ہوتے ہیں اور تعلیم کا مفہوم ہی فوت ہوجاتا ہے۔

استاد کو ہر طالب علم کا ایک پروفائل تیار کرنا چاہیے۔اس پروفائل کو اس طرح تیار کیا جائے کہ طالب علم کی شخصیت کے تمام پہلوا بھر کر سامنے آجائیں اور ایک نظر دیکھ کر ہی اس طالب علم کی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ ہو سکے۔اس پروفائل میں SWOT (Strength, Weakness, opportunity, Treat) کے اصولوں کی بنا پر اس کی خوبیوں، خامیوں، مواقع اور چیلنج کا اندراج ہونا چاہیے تا کہ اس پروفائل کی بنا پر اس کی صحیح نشو ونما کا اندازہ لگایا جا سکے۔

تیسرا حصّہ

دی ہوئی مثالوں کے مطابق سی سی ای پر کس طرح عمل کیا جائے گا؟

الف : اساتذہ کے لیے ہدایات

ب : اساتذہ کی تربیت کرنے والوں / بی آر سی / سی آر سی اہلکاروں کے لیے ہدایات

ج : منتظمین کے لیے ہدایات

الف :اساتذہ کے لیے ہدایات:

☆ مسلسل جائزہ (آموزش کے لیے جائزہ) کے لیے لازمی عناصر:

- مسلسل جائزہ نہ تو کوئی علیحدہ سرگرمی ہے اور نا ہی کوئی ایسی سرگرمی ہے جو آموزش کی صورتِ حال سے دوری رکھتی ہو۔ اسے آموزش کی صورتِ حال کا حصہ اسی طرح ہونا چاہیے جیسے کہ یہ تدریس و آموزش کے عمل کا اٹوٹ حصہ ہو۔ یہاں استاد کے ذریعہ تدریس کا جائزہ ایسا ہی ہے جیسے طالبِ علم کے ذریعہ آموزش کا جائزہ۔
- جب آپ جائزے کو تدریس و آموزش کے عمل کے ایک اندرونی حصے کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو اس سے بچے کی آموزش بہتر ہوتی ہے۔جیسا کہ آپ نے مثالوں میں دیکھا ہوگا کہ جائزے کے کئی طریقے ہیں۔ جیسے سوالات پوچھنا، بحث کے لیے صورتِ حال پیدا کرنا، ساتھیوں کے درمیان تال میل اور ایك دوسرے سے اظہار کرنا، تحریری کام یا زبانی سرگرمیاں وغیرہ، کو استاد تدریس و آموزش کے عمل کے دوران استعمال کرسکتا ھے۔ اس جائزے سے اساتذہ کو بچے کی آموزش کی پیش رفت کے متعلق معلومات یا اعداد و شمار حاصل کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔
- مسلسل جائزہ بچے کی پیش رفت کے بارے میں فیصلے صادر کرنے کے لیے نہیں ہے۔اس طرح کے جائزے کا مقصد بچے کی سابقہ کارکردگی کے حوالے سے بچے کی پیش رفت کا جائزہ لینا ہے اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کرنا ہے اور آموزش کی کمیوں کی نشان دہی بھی کرنا ہے۔
- اس جائزے سے آپ کو بروقت جوابی تاثر مہیّا کرنے میں نیز بچے کی ضرورت کے مطابق تدریس و آموزش کے عمل کے طریقۂ کار کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔
- مسلسل جائزہ اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ استاد اور طلبا بہتر آموزش کے لیے اجتماعی طور پر کام کریں۔اس کا یہ مطلب ہوا کہ اگر سازگار صورتِ حال پیدا کردی جائے تو بچوں میں آموزش کی فطری خواہش، آموزش کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے

اور وہ مستقل ترقی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ / کلاس تدریس و آموزش کی صورتِ حال کے تئیں مناسب ردِّ عمل ظاہر نہیں کر رہا / کر رہی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ استاد بچوں پر عدم کارکردگی کا الزام عائد کرنے کے بجائے اپنے طریقۂ کار کو تبدیل کرے۔

- مسلسل جائزہ خوف سے پاک صورتِ حال میں ہی کام کر سکتا ہے، ایسی صورتِ حال جہاں بچوں کو مستقل فیصلے کا خوف نہ ہو۔ خوف سے پاک طلبا اپنی پیش رفت کی رپورٹ دے سکتے ہیں، اپنے شبہات اور مسائل کا اظہار کر سکتے ہیں، اپنے سیکھ پانے یا نہ سیکھ پانے کا ثبوت استاد کو دینے کے لیے سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ کسی حد تک طلبا اپنی آموزش نیز ایک دوسرے کی آموزش کا جائزہ لے سکتے ہیں اور بہتر آموزش کے لیے ایک دوسرے کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔

یاد رکھنے کے اہم نکات:

- تدریس و آموزش کے دوران جائزہ رپورٹ کارڈ میں رپورٹ دینے کی غرض سے نہیں ہے۔
- آپ اپنی لاگ بُک یا ڈائری میں بچے کی پیش رفت نوٹ کر سکتے ہیں۔
- اس جائزے کی ریکارڈنگ کے لیے مجوزہ خاکوں پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔
- اس ریکارڈنگ سے آپ کو جوابی تاثر فراہم کرنے اور بچے کی خوبیوں کو جاننے میں مدد ملے گی۔

- کلاس روم کی تدریس و آموزش ایسی ہو جو بچوں کی حوصلہ افزائی کرے، انھیں مواقع اور مقام فراہم کرے کہ وہ اپنی آموزش کی نگرانی کر سکیں اور اس طرح وہ اپنے کام کا تنقیدی جائزہ لے سکیں / اس پر اظہار کر سکیں اور تجزیہ کر سکیں۔ آپ کو یہ سمجھ لینا چاھیے کہ اس طرح کی آموزش میں وقت لگے گا اور آپ کو صبر و تحمل کی ضرورت ھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس کی عادت پڑ جائے گی اور بچے کی آموزش کا قطعی ہدف یہی ہے۔

☆ جامع اندازۂ قدر کے لازمی عناصر (آموزش کا جائزہ) :

- ایک یونٹ / موضوع / باب کی تکمیل کے بعد یہ جاننے کے لیے کہ بچوں نے کیا سیکھا؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ جائزے کے مختلف طریقۂ کار استعمال کرتے ہوئے ثبوت جمع کریں۔ یہ محض کاغذ پینسل کی مدد سے دیئے گئے ٹیسٹ پر ہی مبنی نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ آپ زیادہ تر کرتے رہے ہیں۔ ان میں سرگرمیوں پر مبنی کارکردگی زبانی ٹیسٹ، اجتماعی کام، کاغذ پینسل کی مدد سے دیئے گئے ٹیسٹ وغیرہ شامل ہے۔
- آموزش کا جائزہ استاد کو روزانہ / ہفتہ وار یا پہلے سے مقررہ وقت کے مطابق نہیں کرنا ہے۔ تاہم یہ جائزہ اس وقت لیا جاتا ہے جب استاد نصابی کتاب کے کسی ایک یونٹ یا موضوع یا متعلقہ بابوں کی تکمیل کے بعد نشان زد طریقۂ کار / مقاصد

کے تناظر میں بچے کی پیش رفت کے بارے میں جاننے کی خواہش کرے۔

- ایک سہ ماہی میں آپ کے پاس کاغذ پینسل کی مدد سے دیئے گئے ٹیسٹ، پروجیکٹ، اجتماعی کام، زبانی کام وغیرہ کی صورت میں تین سے پانچ بابوں / موضوعات / یونٹوں سے متعلق اس طرح کے اعداد وشمار جمع ہوجائیں گے جو بچوں کے پورٹ فولیو میں محفوظ ہوں گے۔ یہ اعداد وشمار ہر سہ ماہی میں رپورٹنگ کے لیے کارآمد ہیں۔
- تکمیلی جائزہ یاد کیے ہوئے جوابات پر مبنی نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو اس کا مقصد بچوں کو زیادہ سے زیادہ معلومات یاد کرانا ہی رہ جائے گا اور یہ کہ وہ اس معلومات کو بعد میں بھول جائیں گے۔ اس کے بجائے انھیں وسیع تر تفہیم کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور ذہنی صلاحیتوں کو ترغیب دینی چاہیے جس سے ایسے جواب سامنے آئیں گے جو بچوں کی تفہیم پر مبنی ہوں۔ نیز وہ ایسے سوالات بھی کریں جن سے بچوں کو اپنی تفہیم کا مظاہرہ کرنے یا اپنے نکتۂ نظر کا اظہار کرنے کا موقع ملے۔

☆ بچے کی پیش رفت کے اندازۂ قدر کے لازمی عناصر:

- یہاں اہم نکتہ یہ ہے کہ بچے کی آموزش نصاب کے ذریعہ پہلے سے طے کسی قسم کے معیار یا اس مرحلے یا آموزش کی مدت کے لیے متوقع سطح کے مطابق جانچی جاتی ہے۔ یہاں بچے کی حصولیابی کے لیے ایک قدر تفویض کی گئی ہے اور وہ بچے، والدین یا اسکول کو بتادی گئی ہے اور عموماً یہ رپورٹ کارڈ کی شکل میں ہے۔ روایتی طور پر اس طرح کا اندازۂ قدر ٹیسٹ اور امتحانات کے ذریعہ کیا جاتا رہا ہے۔ سی سی ای کا مطالبہ یہ ہے کہ اس طرح کے اندازۂ قدر کی راہ میں کچھ اہم تبدیلیاں کی جائیں۔
- یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ آموزش کی ہر سہ ماہی (ہر چار مہینے) کے بعد ایک سال میں تین مرتبہ اندازۂ قدر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں قطعی فیصلہ اسکول کرے گا۔ البتہ بہت جلدی جلدی اندازۂ قدر کی لازماً حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے۔ کیوں کہ مستقل جائزہ پورے سال بچے کی آموزش کی جانچ اور کمیوں کو دور کرنے کا کام کرتا رہے گا۔
- نمبروں کے بجائے گریڈ دیئے جائیں۔ نمبر اکثر غلط فیصلے صادر کرتے ہیں اور اُن سے موازنہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر 70 نمبر اور 77 نمبر حاصل کرنے والے بچوں کی تفہیم کی سطح میں ممکن ہے زیادہ فرق نہ دکھائی دے لیکن انھیں الگ الگ رینک دے دی جاتی ہے۔ ایک وقت پر لیے گئے امتحان کے چند سوالات پر کسی کی آموزش کی درجہ بندی کرنا انتہائی مسائل سے پُر ہے۔ مان لیجیے کسی بچے نے کسی تصوّر کو جزوی طور پر سمجھ لیا ہے۔ لیکن ان جوابات کی بنا پر امتحان کا سوال غلط ہوگیا۔ اب باوجود اس کے کہ اس نے اس تصور کی تفہیم خاصی اچھی طرح کر لی تھی اُسے صفر دیا جا سکتا ہے۔

مختلف مضامین کی مثالوں سے یہ واضح ہو جائے گا کہ ہر قسم کا جائزہ استاد کو بچے کی مجموعی تصویر مہیا کرانے میں مدد دیتا ہے۔ نیچے دیا ہوا خاکہ آپ کو یہ بتاتا ہے کہ جائزے کو تدریس و آموزش کے عمل کے ایک جاری عنصر کے طور پر کس طرح استعمال کرنا ہے۔ نیز ایک معیّنہ مدت کے بعد بچے کی پیش رفت کی رپورٹ کس طرح کرنی ہے۔

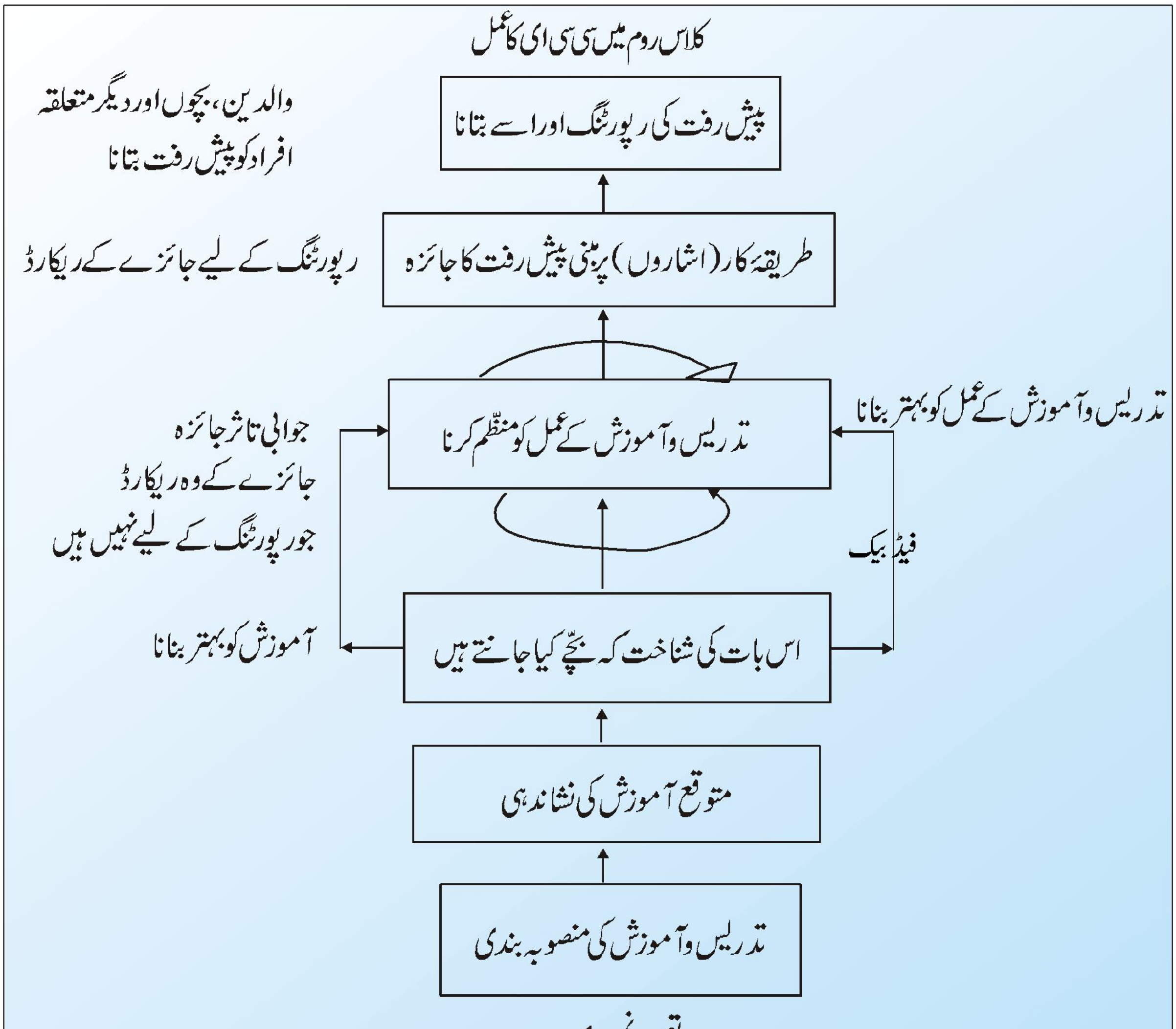

تصویر نمبر 1

☆ جائزے کے اعداد و شمار کی مختلف اقسام کو بامعنی طور پر استعمال کرنے کے لیے آپ درج ذیل اقدامات پر عمل کر سکتے ہیں:

اقدام I : متوقع آموزش کی نشاندہی :

تدریس و آموزش کے عمل کا آغاز کرنے سے پہلے سبق / باب کو دھیان سے پڑھیے۔ آپ کے تدریس و آموزش کے منصوبے کا پہلا قدم (جیسا کہ آپ نے خاکہ-1 میں دیکھا) سبق کے آموزشی اشاروں / متوقع آموزش کی نشاندہی کرنا ہے۔ ہر مضمون کے لیے وسیع تر اشارے حوالے کے طور پر ضمیمہ-I میں فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ اشارے اپنی نوعیت کے اعتبار سے خالص تجاویز ہیں۔

اشارے درج ذیل کاموں کے ذریعہ کئی طریقوں سے مدد کرسکتے ہیں :

- بچے کی آموزش پر ایک مسلسل عمل کی طرح توجہ کرکے اور اس کی تفہیم کرکے؛
- والدین، بچوں اور دیگر کے لیے حوالے کا ایک نکتہ فراہم کرکے تاکہ وہ سادہ طریقے سے ہر بچے کی پیش رفت کو سمجھ سکیں؛ اور
- بچے کی پیش رفت پر نظر رکھنے اور اس کی رپورٹنگ کرنے کے لیے ایک خاکہ مہیا کرکے۔

اقدام II : آموزش کی صورتِ حال پیدا کرنا تاکہ بچوں کی آموزش کی موجودہ سطح سے واقف ہوسکیں :

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نصابی شعبوں سے متعلق بچوں کی آموزش کے تجربات کے ساتھ تدریس و آموزش کے عمل کا آغاز کریں۔ جیسا کہ ہم نے مثالوں میں دیکھا کہ براہِ راست سوالات پوچھنے یا براہِ راست معلومات فراہم کرنے کے بجائے استاد آموزش کی صورتِ حال کو اپنے تصور میں دیکھتا ہے اور پھر اسے قائم کرتا ہے۔ آپ بچوں کے تناظر کو نظر میں رکھ کر آموزش کی صورتِ حال قائم کرسکتے ھیں۔ بات چیت / بحث وغیرہ کے ذریعہ آموزش کی صورتِ حال قائم کرتے وقت آپ بچوں کی شمولیت کی جانچ کرسکتے ہیں۔ اس معلومات سے آپ کو بچوں کے سابقہ تجربات سے نئی آموزش کو ہم آہنگ کرنے اور قدم بہ قدم آگے بڑھنے میں مدد ملے گی۔

اقدام III : تدریس و آموزش کے عمل کا آغاز :

بچے کی آموزش کی موجودہ سطحوں سے واقف ہوجانے کے بعد آپ فیصلہ کریں گے کہ کس سبق کے لیے کون سا طریقۂ کار موزوں ہے۔ سبق پر غور و فکر کرتے ہوئے آپ کو کئی طریقۂ کار یا راستے اختیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تصورات / معلومات کا لین دین کرسکیں یا مہارتیں پیدا کرسکیں۔ لین دین کے طریقۂ کار کے انتخاب کا فیصلہ بچے کی ضرورت، مضمون کی نوعیت اور دستیاب سہولیات کے مطابق آپ کے ذریعے ہی کیا جانا چاہیے۔ کمرۂ جماعت کی گفتگو، بحث و مباحثہ، تجربات سے ایک دوسرے کو واقف کرانے سے بچوں کو معلومات قائم کرنے کا موقع ملتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مشاہدے سے، بچوں کی بات سننے سے، اُن کے ساتھ غیر رسمی طور پر بات کرنے سے، اُن کے تحریری کاموں (کلاس ورک اور ہوم ورک) پر اور اُن کے ذریعہ بنائے گئے آموزش کے دیگر ساز و سامان پر نظرِ ثانی کرنے سے بہت کچھ سمجھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جائزہ بھی بچوں کو صلاح دینے / جوابی تاثر فراہم کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ ہوسکتا ہے:

- **انفرادی آموزش کا جائزہ** :انفرادی آموزش انفرادی بچے پر اُس وقت توجہ مرکوز کرتی ہے جب وہ آزادانہ طور پر کوئی سرگرمی کر رہا ہو یا دیئے ہوئے ہدف کو پورا کر رہا ہو۔ یہ ورک شیٹ، پیپر پینسل ٹیسٹ، کارکردگی پر مبنی سرگرمی، تصویری کہانی کی قرأت، کلاس ورک، پروجیکٹ ورک وغیرہ ہوسکتا ہے۔اس کا جائزہ انفرادی طور پر لیا جانا چاہیے۔ یہ بچے کی آموزش کو بہتر بنانے کے لیے کی جاتی ہے۔
- **اجتماعی آموزش کا جائزہ** : اجتماعی آموزش کسی کام کو مل کر انجام دینے والے بچوں کے ایک گروپ کی آموزش اور پیش رفت پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔اجتماعی آموزش کا بنیادی مقصد کلاس میں بات چیت، بحث اور آموزش سے ایک دوسرے کو واقف کرانے کا آغاز کرنا ہے اور بچوں کی معلومات کو آموزش کے ایک وسیلے کے طور پر استعمال کرنا ہے۔اجتماعی آموزش کے جائزے میں دیئے ہوئے ہدف کی تکمیل پر توجہ ہونی چاہیے۔اس کے تحت گروپ میں ہر بچے کے کام کا جائزہ نہیں لیا جانا چاہیے۔اجتماعی کام سے اساتذہ کو بچوں کی خوبیوں کی نشاندہی میں مدد ملتی ہے۔ نیز تعاون، ہمدردی، پہل کرنا، دوسروں کا خیال رکھنا وغیرہ جیسی بین شخصی خصوصیات کا جائزہ لینے میں بھی مدد ملتی ہے۔
- **اپنا اور اپنے ساتھیوں کا جائزہ** : تدریس وآموزش کے دوران آپ دیکھیں گے کہ کچھ بچوں نے نہ صرف یہ کہ تصورات کو سمجھ لیا ہے بلکہ ان میں خود اپنے کام کا جائزہ لینے کی بھی صلاحیت ہے اور وہ اپنے ساتھیوں کا بھی جائزہ لے سکتے ہیں۔ یہ بچے اساتذہ کے لیے آموزش کا ایک وسیلہ ہیں جن سے وہ اس وقت دیگر بچوں کی آموزش کا جائزہ لینے میں مدد حاصل کر سکتے ہیں جب وہ کچھ اور بچوں کے ساتھ کام کر رہے ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ''مچان بندی'' (Scaffolding) کیا ہے؟

- مچان بندی : تدریس وآموزش کے دوران اساتذہ / ساتھیوں کا گروہ / بڑی عمر کے افراد کے تعاون کا دراصل ایک ایسا پُل ہے جو اس بات کا تعین کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ بچے پہلے سے کیا جانتے ہیں تاکہ اس بات کا اندازہ کیا جا سکے کہ وہ کیا نہیں جانتے؟
- ''مچان بندی'' (تعاون) بچوں کو مدد فراہم کرتی ہے۔ یہ کسی استاد یا ساتھی کے ذریعہ ان کی آموزش میں تعاون کے لیے مہیّا کی جاتی ہے۔ مچان بندی کے عمل میں استاد بچے کو کوئی کام کرنے میں مدد دیتے ہیں یا کسی ایسے تصور کی تفہیم میں مدد کرتے ہیں جو کہ بچہ شروع میں آزادانہ طور پر نہیں کر پا رہا۔
- استاد صرف ان ہی مہارتوں / تصورات کے لیے تعاون مہیا کرتا ہے جو بچے کی صلاحیت سے ماورا ہیں۔ بچے غلطیاں کرتے ہی ہیں لیکن استاد کے جوابی تاثرات اور ان کی حوصلہ افزائی سے بچہ کام کو مکمل کر پاتا ہے۔
- جب بچہ کام کو آزادانہ طور پر کرنے کی ذمہ داری لے لیتا ہے تو استاد مچان بندی کو رفتہ رفتہ ہٹانے کا عمل شروع کر دیتا ہے۔

اقدام IV : بچے کی آموزش کے متعلق معلومات / اعداد وشمار جمع کرنے کے وسائل :

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ استاد بچوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے وسائل میں سے ایک ہے۔استاد کے علاوہ دیگر افراد یا وسیلے بھی ہیں جن سے بچوں کے متعلق معلومات حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ بچے کی مکمل تصویر مہیا کرے گی۔

- دیگر وسائل یہ ہوسکتے ہیں :

والدین	بچے کے دوست / ساتھی / ہم جماعت
دیگر اساتذہ	سماج کے ارکان

- پورٹ فولیو بچے کی کارکردگی کا ایک اہم وسیلہ ہے۔اسے بچے کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے اور اس کی رپورٹ تیار کرتے ہوئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- بچے کا ہوم ورک، پروجیکٹ ورک، دیگر اسائنمنٹ وغیرہ کو عام طور پر نظر میں نہیں رکھا جاتا۔ بچے کا پروفائل تیار کرتے ہوئے، انھیں بھی نظر میں رکھنا چاہیے۔
- والدین و اساتذہ کی میٹنگیں بچے کے برتاؤ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ایک وسیلہ ہیں۔

اقدام V : معلومات کی ریکارڈنگ :

جیسا کہ آپ نے مثالوں میں دیکھا ہوگا کہ جس معلومات کو ریکارڈ کرنا ہے وہ دو قسم کی ہے:

- تدریس و آموزش کے عمل کے دوران جمع کی گئی معلومات / اعداد وشمار استاد کے اپنے ریکارڈ کے لیے ہے اور انھیں بچے کی آموزش کو مزید بہتر بنانے اور جوابی تاثر مہیا کرنے کے سلسلے میں استاد ہی استعمال کرتا ہے۔
- دوسری قسم کی معلومات کا تعلق اُن اعداد وشمار سے ہے جو کسی موضوع / باب / یونٹ کی تکمیل کے بعد جمع کیے گئے ہیں۔استاد انھیں ایک سہ ماہی میں رپورٹ کریں گے۔ جسے آموزش کا جائزہ (تکمیلی جائزہ) کا نام دیا گیا ہے۔اور جو استاد کے نشان زد کردہ اشاروں پر مبنی ہے۔

ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کے لیے یاد رکھنے والے نکات :

- ایک مخصوص مدت کی تکمیل کے بعد بچے کے کام کا جائزہ۔
- بچے کے کام کے معیار کے متعلق اور آموزش کی سطح کا بیان کرنے کے لیے خصوصی کوشش کرنا۔
- بچے کے کاموں کے نمونوں کو ایک پورٹ فولیو میں رکھنا اور اُن کا جائزہ لینا۔
- بچے کے متعلق اہم مشاہدات / واقعات / مثبت اقدامات / خوبیوں کو لکھنے کے لیے شعوری کوششیں کرنا۔
- بچے کا پروفائل تیار کرنا۔

پورٹ فولیو

پورٹ فولیو میں کسی بچے کے صرف عمدہ کام ہی نہیں رکھے جانے چاہئیں بلکہ ہر قسم کے کام ہونے چاہئیں تاکہ ہر سہ ماہی میں اور اس کے بعد پورے اسکولی سال میں بچے کی پیش رفت اور ترقی کا مظاہرہ ہو سکے۔ اس طرح کے مجموعے سے اساتذہ اور والدین کو یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ بچہ کس حد تک تکمیل کر چکا ہے اور یہ محض ٹیسٹ کے نمبروں کے مقابلے اس کے کیے ہوئے حقیقی کاموں کا ریکارڈ ھے۔ ہر ٹرم (سہ ماہی) کے اختتام پر استاد ہر بچے کا پورٹ فولیو دیکھتا ہے تاکہ وہ اس کی پیش رفت کا جائزہ لے سکے اور والدین کو مخصوص اور کارآمد جوابی تاثر فراہم کر سکے۔ پورٹ فولیو سے والدین کو اکثر اپنے بچے کے بارے میں، اس کی دلچسپی کے شعبوں کے بارے میں اور اُن نجی و شخصی خصوصیات کے بارے میں زیادہ واقفیت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے جن کا مشاہدہ وہ گھر پر نہیں کر پائے تھے اور یہ کہ اس سے انھیں بچے کی کارکردگی اور پیش رفت سے متعلق استاد سے بات چیت کرنے میں سہولت ملتی ہے۔ (بحواله سورس بُك آن اسیسمنٹ اِن ای وی ایس ، این سی ای آر ٹی)۔

اقدام VI : رپورٹنگ کا عمل :

ایک استاد کی حیثیت سے آپ نے لازماً یہ تجربہ کیا ہوگا کہ اکثر آپ بچے کی پیش رفت کی رپورٹنگ کے لیے معلومات کو ریکارڈ کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے لیے آپ کو پیش رفت کا ریکارڈ اور رپورٹ دینے کے لیے مجوزہ خاکے (Formats) ملتے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اصل تدریس و آموزش کے عمل اور بچے کی آموزش کو بہتر بنانے پر کم توجہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ تدریس و آموزش پر زیادہ توجہ کریں اور جائزے کو رپورٹنگ کے لیے اعداد و شمار کے ایک وسیلے کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے بچے کی آموزش کو بہتر بنانے کے لیے تدریس و آموزش کے ساتھ ہی استعمال کریں تو بچوں کو آموزش کے لیے وقت مل سکے گا۔ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ رپورٹنگ بچے کی آموزش کے عمل کی سرگرمیوں میں سے ایک ہے۔ یونٹ / موضوع کی تکمیل کے بعد آپ آموزش کے اشاروں کو نظر میں رکھتے ہوئے بچوں کا جائزہ ضرور لیں۔ اس معلومات کو آپ ریکارڈ میں رکھیں۔ عام طور پر اسکول جائزہ (آموزش کا جائزہ) ایک سہ ماہی ایک مرتبہ یا چھ ماہ میں ایک مرتبہ کرتے ہیں۔ ایک بار پھر کہہ دیں کہ یہ بچے کی پیش رفت کے جائزے کا صحیح طریقہ نہیں ہے۔ پیش رفت کے جائزے کے لیے جائزے کے مختلف طریقے استعمال کیے جانے چاہئیں۔

اسکول بچے کی پیش رفت کی رپورٹ گریڈس جیسے A, B, C کی شکل میں دیتے ہیں اور وہ کوئی تبصرہ / تفصیلات / جوابی تاثر فراہم نہیں کرتے۔ والدین یا سرپرست دیئے ہوئے گریڈ / لیول کی منطق سمجھ نہیں پاتے۔ اس طرح کی رپورٹنگ سے نہ تو بچوں کو اُن کی خوبیوں اور اُن کی دلچسپی کے شعبوں کا پتہ لگتا ہے اور نا ہی والدین / سرپرست تک بات پہنچ پاتی ہے۔ رپورٹ تیار کرتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے

کہ استاد بچوں اور والدین کے ساتھ بات چیت کریں اور اپنا تاثر انھیں ضرور بتائیں۔ یہ پہلو بہت اہم ہے اور اسے بہت دھیان سے کیے جانے نیز تعمیری اور مثبت انداز میں کئے جانے کی ضرورت ہے۔بہتر یہ ہوگا کہ ہم جائزے کے اعداد و شمار (تکمیلی جائزہ) کی تین سہ ماہی میں رپورٹنگ کریں اور اسے اشاروں پر مبنی ہونا چاہیے۔ بچے کی پیش رفت کی رپورٹنگ کرتے ہوئے درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھا جانا چاہیے :

- بچوں کے کاموں کی تفصیلات کے ایک مجموعے کا استعمال کرنا تاکہ یہ سمجھنے میں مدد ملے کہ وہ آموزش کی کس سطح پر ہے۔
- بچے کی خوبیوں پر توجہ مرکوز کرنا کہ وہ کیا کرسکتا / سکتی ہے، اُس کی دلچسپی کے میدان کیا ہیں۔
- بچے کے ذریعہ کیے گئے مختلف کاموں کی مثالیں مہیا کرنا اور اُن پہلوؤں کو بھی ظاہر کرنا جنھیں بہتر کیے جانے کی ضرورت ہے۔

شخصی و معاشرتی خصوصیات (Personal-Social Qualities - PSQ) کا جائزہ کس طرح لیا جائے؟

- سی سی ای میں شخصی و معاشرتی خصوصیات کے جائزے کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ بچہ شخصی و معاشرتی خصوصیات کی ترقی میں کس حد تک پیش رفت کر رہا ہے۔

بچے کی شخصی و معاشرتی خصوصیات کا جائزہ اُن کے ''ہونے یا نہ ہونے'' کی صورت میں نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اس سے بجائے فائدے کے نقصان ہی ہوگا۔ زیادہ اہم بات یہ بتانا ہے کہ کوئی بچہ کس حد تک کسی مخصوص خصوصیت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

- شخصی و معاشرتی خصوصیات کے جائزے میں اساتذہ کو شامل ہونا چاہیے تاکہ وہ مختلف نصابی شعبوں میں تدریس و آموزش کے عمل کے دوران کلاس میں بچے کی شخصی و معاشرتی خصوصیات کا مشاہدہ کرسکے یا اُن سے متعلق ثبوت مہیا کرسکے۔
- استاد کسی مخصوص بچے میں اہم شخصی و معاشرتی خصوصیات کا مشاہدہ سال بھر کرتا رہے اور اپنے مشاہدات کو ایک سہ ماہی میں ایک مرتبہ رپورٹ / ریکارڈ کرے۔
- رپورٹنگ کرتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ استاد اُن ہی شخصی و معاشرتی خصوصیات کی تفصیل بیان کرے جو اُس نے بچے میں مشاہدہ کی ہیں یا دیکھی ہیں۔
- صورتِ حال کے بیان سے زیادہ اہم ترقی کی سمت کا بیان ہے۔ بچے کی خوبیوں پر توجہ ہونی چاہیے۔ سی سی ای کے تناظر میں ناپسندیدہ برتاؤ کے متعلق تبصروں کو اُجاگر نہیں کرنا چاہیے۔

شخصی و معاشرتی خصوصیات کی رپورٹنگ کے متعلق مثالی نمونہ

جماعت II کا بچہ

پہل کرنے والا : امن کلاس روم کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ جیسے کہ وہ تختۂ سیاہ کو صاف کرنے یا ضرورت پڑنے پر کسی کام کے لیے دیگر اساتذہ کے پاس جانے کے لیے تیار رہتا ہے۔ وہ کلاس کا پہلا بچہ تھا جس نے اسکول کے کھیل کے میدان کو

صاف کرنے کے لیے رضامندی ظاہر کی۔ اس نے زبان سے متعلق پروجیکٹ کے لیے سبھی ضروری لوازمات جمع کرنے میں مدد کی۔

جذبات پر اختیار : امن میں اپنے اعمال اور برتاؤ پر قابو پانے کی صلاحیت ہے۔ مثال کے طور پر وہ کھیل کے دوران اپنی باری کا صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے، اسمبلی ہال میں جاتے وقت لائن میں رہتا ہے۔ جب اس کا پینسل بوکس کھوگیا تھا تو امن نے اطمینان برقرار رکھا اور استاد کا انتظار کیا۔

i. رپورٹ : سہ ماہی کی بنیاد پر بچے کی ترقی کا خاکہ تیار کرنا

- مضامین کے میدان میں سطح I, II, III, IV تفویض کرنے سے اُن حدود کا اظہار ہوگا جن میں بچے کی آموزش اور کارکردگی، ان چار سطحوں میں مضمر ہے۔

آموزش کی سطح I: بچے کی کارکردگی متوقع سطح سے بالاتر ہے۔

آموزش کی سطح II: بچے کی کارکردگی متوقع سطح کے مطابق ہے۔

آموزش کی سطح III: بچے کو بڑوں کی مدد کی ضرورت ہے تاکہ وہ متوقع سطح تک پہنچ سکے۔

آموزش کی سطح IV : بچے کی کارکردگی متوقع سطح تک نہیں پہنچ پائی ہے۔

- بچے کے کاموں کی تفصیلات کا مجموعہ استعمال کرنے سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ اس کی آموزش کی سطح کیا ہے۔
- تبصرے لکھتے ہوئے بچے کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر توجہ ہونی چاہیے۔ آپ ایک سہ مائی میں کسی بچے کے متعلق اپنے مشاہدات کے مطابق ہی رپورٹ دیں۔
- معیار کے متعلق بیانات دینا کہ بچے کی آموزش کی سطح کے ساتھ ساتھ وہ کیا اور کیسے سیکھ رہا ہے۔
- بچے کے کیے ہوئے کاموں کے نمونے فراہم کرنا۔
- بچے کی خوبیوں کو ظاہر کرنا اور اُن پہلوؤں کو بھی جنہیں مزید بہتر کیے جانے کی ضرورت ہے۔

بچے کی پیش رفت کی مضمون وار رپورٹنگ حصہ II میں دی گئی ہے۔

ii. مستقل بنیاد پر بچے کو اس کی آموزش کے متعلق بتاتے رہنا :

ضرورت اس بات کی ہے اساتذہ مستقل بنیاد پر بچوں کو اُس وقت غیر رسمی تاثرات مہیا کراتے رہیں جب وہ کلاس میں سرگرمی یا دیا ہوا کام کر رہے ہوں۔ گروہ / جوڑوں / انفرادی طور پر کام کرتے ہوئے بچوں کے متعلق ان تاثرات سے اُنھیں خود کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح کا تاثر تدریس و آموزش کے عمل کے دوران بچے کی آموزش پر نظر رکھتا ہے اور اسے بہتر بناتا ہے۔ اس تاثر کو

رپورٹ کارڈ میں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

.iii ماہانہ میٹنگوں میں والدین / بڑوں کو بچے کی آموزش کے متعلق بتانا :

والدین ممکنہ طور پر یہ جاننے کے لیے سب سے زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں کہ اُن کا بچہ اسکول میں کیسا کر رہا ہے، اُس نے کیا سیکھ لیا ہے، اُن کے بچے کی کارکردگی کیسی ہے اور ایک خاص مدت کے دوران اُن کے بچے نے کتنی پیش رفت کی ہے۔ اکثر و بیشتر اساتذہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے تبصرے جیسے "بہتر کرسکتا ھے"، "اچھا ھے"، "خراب ھے"، "زیادہ کوشش کی ضرورت ھے" سے والدین کو مؤثر طور پر اُن کے بچوں کے متعلق پتہ لگ جاتا ہے۔ والدین کے لیے اس طرح کے بیانات کیا معنی رکھتے ہیں؟ کیا اس طرح کے بیانات سے یہ واضح طور پر پتہ لگتا ہے کہ ان کا بچہ کیا کرسکتا ہے یا اس نے کیا سیکھ لیا ہے وغیرہ۔ آپ کے تاثر کی ترسیل کو زیادہ بہتر بنانے کی غرض سے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ آپ سادہ اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی زبان پر توجہ کریں:

- بچہ کیا کرسکتا ہے، کسی بچے کی خوبیاں کیا ہیں، جیسے زبانی گفتگو، اعتماد کی سطح، مل جل کر کام کرنے کا جذبہ، ساز و سامان / کھانا وغیرہ مل بانٹ کر استعمال کرنے کی عادت۔
- کوئی بچہ کیا کرنا پسند کرتا ہے اور کیا کرنا پسند نہیں ہے۔
- آپ کے دیکھے ہوئے کام / سرگرمیوں (نمونوں) کے معیار کے متعلق تبصرے۔ والدین ہمیشہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اُن کے بچے نے اسکول میں کیا کیا ہے؟
- بچے نے کیا سیکھ لیا ہے اور اسے کہاں دشواری کا سامنا ہے؟ یہ بتانے سے اساتذہ کو بھی مدد ملتی ہے کیوں کہ والدین اُن پہلوؤں پر توجہ کریں گے۔
- تعاون، گروپ کی ذمہ داری لینا، دوسروں کے تئیں احساسات وغیرہ جیسے پہلوؤں کے متعلق بچوں اور والدین، دونوں سے بات چیت کرنا۔
- والدین کے ساتھ اس سلسلے میں بات چیت کرنا کہ بچہ گھر پر کیا کرتا ہے۔ انھوں نے بچے کے بارے میں گھر پر کیا دیکھا۔
- آپ کی جانب سے متواتر کوششیں کیے جانے کے باوجود اگر کوئی بچہ اچھا نہیں کر رہا ہے تو والدین سے پوچھیے کہ بچہ گھر پر کس قسم کے برتاؤ کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے آپ کو کسی بچے کے شخصی مسائل کو شناخت کرنے میں مدد ملے گی اور پھر اسے مشترکہ طور پر حل کرنے میں بھی۔

ب: اساتذہ کی تربیت کرنے والوں / بی آر سی / سی آر سی اہلکاروں کے لیے ہدایات :

اساتذہ کی تربیت کرنے والے اساتذہ میں پیشہ ورانہ صلاحیتیں پیدا کرنے میں اہم ترین رول ادا کرتے ہیں۔ سی سی ای پر عمل کرتے

ہوئے کچھ ایسے نکات ہیں جنہیں اساتذہ کے تربیت دہندگان، بی آر سی / سی آر سی اہلکاروں کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اساتذہ کو سکھاتے ہیں اور کلاسوں میں متواتر تدریس و آموزش کے عمل کی نگرانی کرتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اساتذہ اور اساتذہ کے تربیت دہندگان میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے کے عمل کو اساتذہ کی تیاری کے پروگرام کا ایک مسلسل اور اندرونی حصہ سمجھا جائے۔ اس سے اساتذہ کو بچوں کے مابین آموزش کے عمل کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ مؤثر عمل آور اور تبدیلی کے خواہاں افراد بننے میں مدد ملے گی۔ اساتذہ کے لیے اِن سروس تربیتی پروگرام منعقد کرتے ہوئے درج ذیل نکات کو پورا کرنا ضروری ہے :

- تربیتی پروگرام اعلیٰ کو ادنیٰ سمجھنے کے انداز میں منعقد نہیں کیے جانے چاہئیں۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ اساتذہ سے یہ کہا جائے کہ وہ سی سی ای کے تجویز کردہ طریقۂ کاروں یا حکمتِ عملی کو اپنائیں (ضرور جانیں)۔ اساتذہ کو مثالوں کے ذریعہ سے یہ بتایا جائے کہ کیسے کریں؟ تاکہ انھیں بات چیت کرنے، اظہارِ خیال کرنے اور اپنے مسائل سے واقف کرانے کا موقع مل سکے۔
- تربیتی پروگراموں میں ایک ایسی حکمتِ عملی اختیار کی جائے جس کے تحت اساتذہ کو سی سی ای سے متعلق اسکول میں رائج طریقۂ کار پر ساتھیوں کے ساتھ بحث کرنے اور اُن سے بات چیت کا موقع ملے۔ اس طریقے سے باہمی اور شراکت پر مبنی آموزش ممکن ہو سکے گی۔
- درسیات کے کسی شعبے میں سی سی ای کے نفاذ کے لیے متعلقہ مضمون کی نوعیت، صورتِ حال اور نکتۂ نظر کی تفہیم (جیسا کہ قومی درسیات کے خاکے 2005 میں تجویز کیا گیا ہے) بے حد اہم ہے۔ ان پہلوؤں کی تفہیم کے بغیر تربیت کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔
- سی سی ای کے تحت کئی ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں نے بچوں کی پیش رفت کی ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کے مختلف خاکے تیار کیے ہیں۔ ان تمام پہلوؤں پر واضح نکتۂ نظر کی ضرورت ہے۔ اساتذہ کے تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ یہ خاکے اس عمل میں مددگار ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس یہ تدریس و آموزش کا وقت بھی لے جاتے ہیں۔ ریاستوں کے مطابق بنائے گئے خاکوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے۔
- سی سی ای کے بارے میں تیار کردہ متن انھیں بھی دکھایا جائے اور اس پر بات کی جائے اور اساتذہ کو مہیّا کرایا جائے۔ انھیں ان پہلوؤں سے واقف کرانا بہت ضروری ہے۔
- اساتذہ مختلف نوعیت کی صورتِ حال میں کام کر رہے ہیں۔ جیسے زیادہ تعداد والے کلاس روم، وہ اسکول جہاں پہنچنا مشکل ہے / دور دراز واقع اسکول، ایک ہی کمرے میں کئی کلاسوں کا بیٹھنا وغیرہ۔ ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کے ایک قسم کے خاکے سے یہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔ مجوزہ خاکوں میں 'کس بات کا ریکارڈ دینا ہے'، 'ریکارڈ کیوں دینا ہے'، 'ریکارڈ کیسے دینا ہے' کی معلومات سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔
- یہ بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے لیے تجزیہ کے طریقۂ کار میں زیادہ سے زیادہ معروضی سوالات، مختصر کوئز، زیادہ وقت کی سہولت، خصوصی امدادی سامان، سادہ طریقے سے بیان اور بچے کو جامع ہدایات سے واقف کرانا، متبادل

اقدامات جیسے جوابات کی آڈیو ریکارڈنگ، متعلقہ معذوریوں میں ماہرین کی مدد لینا اور اُن کو جانچتے وقت والدین کی مدد لینا وغیرہ شامل ہیں۔

- ہم جب کبھی کلاس میں تدریس وآموزش کا عمل شروع کریں تو ہمیں اُس مخصوص درسیاتی شعبے میں بچوں کی سابقہ آموزش کے تجربات سے تال میل ضرور قائم کرلینا چاہیے۔ مزید یہ کہ استاد اس بات کا مشاہدہ بھی کرے کہ زیادہ تر طلبا بالخصوص وہ طلبا جو لسانی اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں، جواب دینے میں دشواری محسوس کرسکتے ہیں۔ عموماً اس وجہ سے کہ وہ گھر کی زبان سے اسکول کی زبان کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔

ج: منتظمین کے لیے ہدایات

سی سی ای کا مقصد یہ ہے کہ تدریس وآموزش ایک مسلسل عمل ہے جس کا انحصار بچے، اس کے ساتھی اور استاد کے درمیان عمدہ ترین تال میل پر ہے۔ استاد وہ شخصیت ہے جو کلاس میں بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارتا ہے۔ اس لیے استاد وہ بہترین شخص ہے جو بچوں کی آموزش کی ضروریات، سطح اور پیش رفت کے متعلق فیصلہ دے سکتا ہے۔ تشکیلی جائزے کے لیے اگر کسی قسم کے ریکارڈ محفوظ کیے جانے ہیں تو یہ بنیادی طور پر استاد کو مطلع کرنے کے لیے ہیں اور یہ کہ اس بات کا اختیار استاد ہی کو ہونا چاہیے کہ وہ کس قسم کے ریکارڈ محفوظ رکھنا چاہتا / چاہتی ہے۔ کلاس روم کی ہر سرگرمی کا ریکارڈ رکھنا ایک بوجھ ہے جو کہ عملی اعتبار سے مشکل ہے اور اس سے تدریس وآموزش کو بھی کوئی مدد نہیں ملتی۔ کئی مہینے کی طویل مدت گزرنے کے بعد ہی بچوں کے معمول کے کچھ کاموں (جیسے تحریری کام، چارٹ، گراف، ماڈل، پروجیکٹ، پورٹ فولیو، رپورٹ، ڈرائنگ وغیرہ) کے ریکارڈ ضرورت پڑنے پر دوسرے افراد جیسے والدین کو دکھائے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اسکول ایک پالیسی وضع کرسکتے ہیں کہ استاد کو کن باتوں کی رپورٹ کرنی ہے۔ لیکن اُسے اپنی تمام کلاسوں یا سرگرمیوں کا مسلسل ریکارڈ رکھنے اور رپورٹ دینے پر مجبور نہ کیا جائے۔

اس کے لیے اس بات کی ضرورت ہوگی کہ تعلیم سے وابستہ اہلکار، اکابرین اور معائنہ کار استاد کے اختیارات کا احترام کریں، اسے اس بات کا احساس دلائیں اور اس کے لیے قابلِ قدر سمجھیں کہ اس نے بچے کی آموزش کی ذمہ داری لی ہے۔ سی سی ای خوف سے پاک صورتِ حال میں ہی کام کرسکتا ہے۔ اور یہ استاد اور بچوں دونوں ہی کے لیے ہے، جس میں تدریس وآموزش کی ذمہ داری انھیں دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں منتظمین اساتذہ کو اس بات کی ترغیب دے سکتے ہیں کہ وہ *نتائج (آموزش کا جائزہ) کے مقابلے کلاس میں عمل اور تال میل کا جائزہ لینے پر زیادہ توجہ مرکوز کریں۔* وہ اپنی کلاس میں جاری رہنے والے کاموں کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرسکتے ہیں جس کے لیے ہم نے یہاں کچھ مثالیں دی ہیں:

1۔ منتظمین اس بات سے واقف ہوں کہ اسکول میں بچوں کی آموزش کے تعلق سے اُن کا کردار انتہائی اہم ہے۔ اساتذہ کے ساتھ متواتر تال میل قائم رکھنے سے کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

2۔ ٹائم ٹیبل کا لچک دار ہونا بے حد ضروری ہے۔اس سے اساتذہ کو اسکول میں اپنے اُن خیالات کو آزمانے کا موقع ملے گا جو انھوں نے تربیتی پروگراموں میں سیکھے ہیں۔ یہ کام پوری طرح اسکول اوقات میں ہی کیا جانا چاہیے۔

3۔ اساتذہ کو مقامی طور پر دستیاب وسائل، کلاس روم کے باہر سے آموزش کے ایسے مواقع کے استعمال کی ترغیب دی جانی چاہیے جن کی بعض مرتبہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی طرف سے حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

4۔ اساتذہ نے جن تربیتی پروگراموں میں شرکت کی ہے اُن کے متعلق وہ ساتھی اساتذہ اور دیگر تعلیمی اہلکاروں (بی آر سی اہلکاروں) کو بھی بتائیں۔ اس عمل سے وہ اپنی معلومات کو تازہ کرسکیں گے اور متعلقہ مضامین میں رونما ہونے والی تبدیلیوں (تدریسی تبدیلیوں) کی منطق سے واقف بھی کراسکیں گے۔

5۔ اساتذہ کو اس بات کا اختیار دیئے جانے کی ضرورت ہے کہ وہ نصاب کو بچوں کی ضرورت کے مطابق ڈھال لیں۔ مثال کے طور پر زیادہ تر اسکولوں میں اساتذہ کو اسکولوں کی تجویز کردہ ترتیب کے مطابق ہی ابواب پڑھانے پڑتے ہیں۔ اساتذہ کو آزادی دیئے جانے کی ضرورت ہے۔

6۔ سی سی ای کے متعلق منصوبہ بندی کرنے والوں اور انتظام کرنے والوں کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کرنا ضروری ہے۔ اس سے اساتذہ اور منتظمین کے مابین خیالات میں یک جہتی قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے آموزش اور جائزے کے مکمل عمل کی تفہیم اور اس کوشش میں ان کے کردار کی تفہیم میں بھی مدد ملے گی۔

7۔ منتظم کا رول کسی نگراں یا رپورٹ دینے والے افسر کا سا نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اسکول میں آموزش کے لیے سازگار صورتِ حال قائم کرے اور سہولت مہیا کرانے والے یا ایک رہنما کا رول ادا کرے۔

8۔ اساتذہ کو ایسے مواقع دیئے جانے چاہئیں کہ وہ جائزے اور اندازۂ قدر کے موضوع پر ہونے والے سیمیناروں / کانفرنسوں میں شرکت کرسکیں۔

9۔ اندازۂ قدر کے خاکے اسکول سطح پر ہی تیار کیے جائیں اور یہ سادہ ہوں۔

سی سی ای کا مکمل عمل منتظمین، والدین، اساتذہ اور بچوں سے اپنی اپنی ذمہ داری نبھانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆☆☆